جو کچھ مانگو گے ۔۔۔ میں وہی کروں گا

خدا نے اپنے بچوں سے نہایت قیمتی وعدے کر رکھے ہیں جو اُس کو اُس کی مرضی کے مطابق اُس کے نام سے پکارتے ہیں۔ اُس نے فرمایا جب ہم دُعا کریں اور اس کا جواب ملے تو ہماری خوشی پوری ہوجائے گی۔ (یوحنا16:24) یعنی جب ہم سب کچھ اس کی حضوری میں دعا میں رکھیں گے تو اس کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے وہ ہمارے دلوں کو مسیح یسوع میں محفوظ رکھے گا (فلپیوں7:4) کیونکہ جو اس سے مانگتے ہیں سب کو ملے گا اور جو اس کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں ان کے لئے ضرور کھولا جائے گا۔ (متی7:7-8)

بہت ہی مشہور سچائی ہے جو خدا نے فرمائی کہ جو مانگے گا اس کو ملے گا۔ اس کا کلام بار بار یہی فرماتا ہے۔ ”مانگو تو تم کو دیا جائے گا“ (متی7:7) جو مانگتا ہے اسے ملتا ہے۔“ (متی 7 : 8) "تمہارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا؟" (متی7:11) ان سب وعدوں سے بڑھ کر جب ہم یوحنا چودھویں باب کے درمیان میں پہنچتے ہیں تو پھر خدا کا عظیم ترین وعدہ ملتا ہے جو اس نے اپنے دعا کرنے والے بچوں سے کیا ہے۔ ”اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہو گے تو میں وہی کروں گا؟“ (یوحنا14:14)۔ اس باب کی تیرھویں اور چودھویں آیات میں خدا کا وعدہ دہرایا گیا ہے کہ نہ صرف خدا دعا کا جواب دے گا بلکہ جب ہم دعا کریں تو خدا کام کرے گا!

قادرِ مُطلق ہستی کا ایک وعدہ

خدا جو کائنات کا ازلی ابدی خدا ہے اس نے فرمایا، اگر میرے بچے صرف دعا ہی کردیں گے تو میں کام کروں گا "یعنی اگر آپ صرف اپنی زبان سے الفاظ ادا کرتے رہیں تو خدا کام کرتا رہیگا۔ "وہ ہماری فریاد کو صرف سنتا ہی نہیں تمہیں بلکہ اس پر عمل بھی کرتا ہے۔ یعنی ہماری دعا صرف اس کی برکات کو حرکت میں نہیں لاتی بلکہ اس کی قدرت کو حرکت میں لے آتی ہے۔

اس لئے جب ہم دعا کی کوٹھری میں داخل ہوں تو میں بہترین شفاعت اور زبردست دُعائیہ سورما بنانے کیلئے سب سے اہم بات ہی سچائی ہوگی کہ میرے دعا کرنے سے خدا واقعی کام کرے گا۔

اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ جب خدا کے بیٹے اور بیٹیاں دعا میں جھکتے ہیں کہ انجیل تاریک علاقوں تک پہنچے، یہ اگرچہ وہ دیکھ نہیں پاتے تو بھی جب وہ دعا کرتے ہیں تو خدا تاریکی کی قوتوں کو مٹانا شروع کردیتا ہے۔ آپ دعا کریں خدا بادشاہوں کا دل پھیر دے گا اور بشارت کیلئے راہیں ہموار کردے گا۔ آپ دعا کریں خدا جادو کے بندھنوں کو توڑ ڈالے گا اور مشکل راہیں ہموار کردے گا۔

آپ دعا کریں خدا لوگوں کی جیبیں کھولے گا۔ پھر انجیل کے لئے تیار فصلیں فراہم کرے گا۔

آپ دعا کریں خدا کام کرے گا۔ خداوند اپنے کلام میں فرماتا ہے، "تلاش کرو کہ دنیا کے لئے میری کیا مرضی ہے اس کے مطابق دعا کریں اور جب آپ دعا کریں تو خداوند فصل کی کٹائی کے لئے مزدور بھیج دے گا، آپ دعا کریں گے تو خدا لوگوں کے دلوں کو کھولے گا کہ وہ ہدیہ جات دیں۔ یعنی آپ جس کام کے لئے دعا کریں گے خدا وہ کام کرے گا۔

تو اے میرِے عزیز اہم پر کیسی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے! کیسا بڑا اعزاز ہے کہ قادرِ مطلق خدا کی تمام قدرت بغیر رکاوٹ کے پوری فتح مندی سے کام کرنے کے لئے آپ کی ایک دعا کا منتظر ہے۔ یعنی جب آپ خدا کی مرضی کے مطابق دعا کرتے ہیں تو رب الافواج کی تمام افواج حرکت میں آجاتی ہیں تاکہ تاریکی کی قوتوں کو مٹا ڈالیں۔ جس کے پاس آسمان اور زمین کا تمام اختیار موجود ہے اس کا تمام اختیار آپ کی دعا پر کام کرنے کے انتظار میں ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی انجینئر اپنی بڑی زبردست مشین کا بٹن ایک چھوٹے بچے سے دبانے کے لئے کہے ویسے ہی خدا ہم کمزوروں سے کہے کہ "آپ دعا کرو میں کام کروں گا"۔ آپ اس بات کو مزید گہرائی میں سمجھیں کہ خدا کی تمام قدرت صرف آپ کی دعا کی منتظر ہے یعنی ایسے ہی جیسے کہ تمام قدرت آپ کی ہے۔

اب اس بات کا دوسرا پہلو دیکھیے کہ دنیا کے جن حصوں تک انجیل کا پیغام دو ہزار برس سے نہیں پہنچا وہ ہمارے لئے کتنی بزدلی، شرم اور افسوس کی بات ہے کیونکہ ہم نے مشکلات کا بڑا بہانہ بنا رکھا ہے، اگر ہم سوچیں کہ ہم میں قوت نہیں تو پھر قادرِ مطلق خدا نے کہا ہے کہ میں تمہارے ساتھ جوئے میں جت کر کام کروں گا کیونکہ اس نے فرمایا، "تم دعا کرو میں کام کروں گا"۔

خدا بذاتِ خود

جو لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنانے کے خواہشمند ہوتے ہیں وہ عظیم معماروں اور مصوروں کی خدمات حاصل کرنے کو ایک بڑا اعزاز سمجھتے ہیں۔ ماہرفن پارے بنانے والوں کو تلاش کرتے ہیں کہ وہ کوئی عمدہ کام کریں۔ لیکن اب آپ مجھے بتایئے کہ آپ کے صرف کہہ دینے سے کون آپ کے لئے کام کرنے کو تیار ہے؟ یہ کسی ناتجربہ کار کاریگر نے نہیں کہا نہ ہی کسی عام عام معمار یا مصور نے کہا ہے بلکہ یہ خدا نے بذاتِ خود کہا ہے۔

کائنات کے سب سے عظیم کاریگر نے یہ کہا ہے کہ آپ دعا کریں یعنی اس سے کہیں تو وہ آپ کے لئے کام کرے گا۔ ایسی حکمت جس کا کوئی ثانی نہیں، لازوال مہارت، لامحدود قدرت اور بے انتہا وسائل رکھنے والی ہستی آپ سے کہہ رہی ہے کہ آپ اُس سے کہیں وہ آپ کے لئے کام کرے گا۔ جس نے مصر کو گہری تاریکی سے بھر دیا اس کے پانیوں کو خون میں بدل دیا، اور اس کے پہلوٹوں کو مارا

تو اس کی تمام سرحدوں کو ماتم سے بھر دیا۔ جس نے فرعون کی ضد کو توڑ کر اپنی مرضی کو پورا کیا، اور بلند بازو سے بنی اسرائیل کو وہاں سے نکال لایا۔ جس نے سمندر کو دو حصے کر دیا، اور پانی کو بلور کی دیواروں کی مانند ان کے محافظ بنا دیا اور تیز افتار سیلابوں کو ان کے لئے راہ ہموار بنا دیا۔ جس نے اپنے بچوں کی پکار پر زہریلے پانیوں کو میٹھے بنا کر ان کی پیاس بجائی اور ان کی بھوک مٹانے کے لئے آسمان سے روٹی بہم پہنچائی۔ جس نے یریحو کی بلند و بالا دیواروں کو اپنے بچوں کے سامنے اپنے کلام کے وسیلے سے زمین بوس کر دیا۔

جو اپنے تین بچوں کے ساتھ بھڑکتی آگ میں جا کھڑا ہوا اور ان پر آنچ تک نہ آنے دی حتیٰ کہ ان کے کپڑوں سے بھی جلنے کی بو تک نہ آئی۔ جس نے طوفان کو تھما دیا، سمندر پر چل کر دکھایا، بدروحوں کو نکالا، بیماروں کو شفادی اور مردوں کو زندہ کیا۔ اس ہستی نے کہا ہے کہ میں دعا کرو تو وہ کام کرے گا۔ اس کی قدرت میری دعا کی منتظر ہے۔ ہاں وہ خدا سمندر کو اپنے چلو میں پکڑ سکتا ہے، وہ خدا جو دنیا کے گولے کو اتنی آسانی سے گھما رہا ہے کہ اتنی آسانی سے آپ بچے کے کھلونا گیند بھی نہیں گھما سکتے۔ وہ خدا جو ستاروں اور تمام اجرام فلک کو ان کی روشن راہوں پر ایسے چلاتا ہے کہ کوئی اپنی جگہ سے ذرہ برابر بھی نہیں ہٹتا۔ وہ خدا حورب اور کوہ سینا کا خدا، آسمان کو تاننے والا، شیطان کو ہرانے والا، مردے زندہ کرنے والا خدا ہے۔ ۔ جس نے آپ سے کہا ہے کہ آپ دعا کریں تو وہ کام کرے گا۔ کیا آپ عظیم ترین کام کرنے والے کو کام کے لئے کہیں گے؟

آپ کے پیارے جو غیر نجات یافتہ ہیں

آپ اپنی آنکھیں بند کر کے ان پیاروں کو یاد کر سکتے ہیں جو غیر نجات یافتہ ہیں۔ بہت سے دوست جن کو آپ نے بچانے کی حتی الامکان بچانے کو کوشش کی مگر ناکام رہے اور اس کے لئے آپ نے لعنت ملامت بھی برداشت کی مگر سب بے کار گیا۔ فرض کیجیے کہ اگر آپ کو خداوند یسوع مسیح کی طرف سے پیغام آئے کہ اگر آپ کہیں تو وہ خود آپ کے غیر نجات یافتہ پیاروں اور سب دوستوں سے جا کر خود بات چیت کر لے گا۔ سوچیے کیسا بڑا اعزاز ہے کہ یسوع مسیح خود آپ کے پیارے کو نجات دینے کے لئے کام کرے گا آپ کے گھرانے، آپ کی کلیسیاء، آپ کے معاشرے کو خداوند یسوع روح القدس کے وسیلے نجات کے لئے تیار کرے گا اور اس کے لئے وہ اپنا طریقہ، اپنی حکمت، اپنی کامیابی، اپنا تحمل، اپنی شفقت، اور اپنا رحم اور محبت استعمال کرے گا تاکہ وہ لوگ نجات پائیں جن سے آپ پیار کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ کب ممکن ہوگا جب آپ اس سے کہیں گے تو وہ کام کرے گا۔ کیسا زبردست معاملہ ہے کہ جن کو آپ انجیل کا پیغام سناتے رہے، مسیح کی مانند بننے کی تلقین کرتے رہے مگر برسوں کچھ نہ ہوا لیکن جب آپ نے

خداوند یسوع سے کہا جس نے ان کے لئے بھی جان دی ہے تو اس نے کچھ ہی دیر میں ان کی زندگی میں کام کر دیا۔ کیونکہ دوسروں کو گناہ کے لئے قائل کرنا ہم درست طور پر نہیں جانتے مگر وہ جانتا ہے، ہم درست طور پر نصیحت کرنا اور حوصلہ دینا بھی نہیں جانتے مگر وہ جانتا ہے۔ ہم درست طور پر محبت کرنا اور سمجھانا بھی نہیں جانتے مگر وہ جانتا ہے۔ اسی لئے کہتا ہے کہ تم مجھ سے کہو تو میں کام کروں گا۔ کیونکہ ہم کسی بھی جان کے پیچھے پیچھے ہر وقت نہیں جاسکتے مگر وہ جاسکتا ہے۔ کیونکہ ہمیں کھانا ہے، سونا ہے آرام کرنا ہے مگر وہ بغیر تھکے پوری چابکدستی سے، پوری محبت سے، پوری وفاداری سے ہرلمحہ اس زندگی کو قائل کرسکتا ہے، کبھی تسلی، کبھی مشکل، کبھی روشنی، کبھی تاریکی، کبھی تنگی تو پھر خوشحالی، کبھی زخم تو پھر مرہم، کبھی جھڑکنا کبھی ڈانٹنا اور پھر برکت دینا اور آگے بڑھانا اور ترقی دینا یہ سب کام وہ کرسکتا ہے تا کہ وہ جان اُٹھ کھڑی ہو اور کہے کہ میں اپنے باپ کے ہاں جاؤں گا"۔

خِدمت نہ کر پانے والوں کے لئے خدمت

خدا کے بیٹے بیٹیاں جو خدمت میں کسی بھی مشکل کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکتے ان کے لئے کیسا زبردست اور بہترین پیغام ہے کہ تسلی پاؤ اور خاطر جمع رکھو! اس میں شک نہیں کہ خود خدمت کرنا یا برکت ہے مگر آسمان کے نیچے اس سے بڑا اور پاک بلاوا کوئی اور نہیں کہ خدا کو کام کرنے کے لئے تیار کرنے کی خدمت کرنا۔ ہمارا خداوند یسوع مسیح اپنی تمام آسمانی زندگی میں ’’شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ‘‘ ہے یعنی روحوں کے لئے شفاعت کرتے رہنا اس کی خدمت ہے (عبرانیوں 25:7) کیسے بڑے اعزاز اور فخر کی بات ہے کہ خدا نے آپ کو بھی اسی عظیم خدمت کے لئے بلایا ہے جس کے لئے اس کے عظیم بیٹے نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے۔ اگر خدا نے آپ کو یہ خدمت دی ہے تو پھر کسی اور خدمت کی تلاش مت کریں۔ اگر کسی کی زندگی میں آپ کی وجہ سے اچھی تبدیلی آرہی ہے تو سوچیے کہ آپ نے صرف دعائیں کیں اور خدا نے کام کیا ہے یہ کتنی عظیم خدمت آپ کے حصے میں آئی ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے وہ آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اے میرے بیٹے، اے میری بیٹی جھنجھلانا چھوڑو، شکایت کرنا چھوڑو، کڑھنا چھوڑ دو کیونکہ میں نے تیرا راتوں کو غیر نجات یافتہ دنیا کے لئے رونا، چلانا دیکھا ہے اس لئے جو کچھ تو میری مرضی کے مطابق کہے گا میں وہ کروں گا۔ اس لئے خود مشکل اُٹھانے کے بجائے مجھے کہہ تو ’’میں کام کروں گا۔‘‘ تو پھر آپ کا جواب خوشی سے یہی ہونا چاہیئے کہ اے خداوند میں شادمان ہوکر یہ خدمت کروں گا۔

اگرچہ میں اس چاردیواری سے باہر جاکر لوگوں سے بات نہیں کرسکتا، اگرچہ میں تمام دن بستر پر ہوں، یا وہیل چیئر پر ہوں اور بے یارومددگار رہوں تو بھی میں تیرے وعدے کا یقین کرتا ہوں کہ میں تجھ سے کہوں گا تو تو کام کرے گا

کیونکہ تو قادرِ مطلق ہے اور صرف میرے کہنے سے آسمان کو حرکت میں لے آئے گا اور بہت سوں کو برکت دے گا۔ انسان ہونے کے ناطے اگرچہ میں اس دنیا سے چلا جاؤں گا تو بھی میرے دعاؤں کے نتیجے میں تو ابدی اور لازوال کام کرلے گا۔ اس لئے اے خداوند اب میں اپنی مشکلات پر شکایت نہیں کروں گا نہ ان پر کڑھتا رہوں گا بلکہ تجھ سے کہوں گا تو تُو کام کرے گا۔ اس لئے اے خداوند مجھے فضل دے کہ میں اگرچہ کچھ نہیں کرسکتا تو بھی تیرا عظیم اور پرامید وعدہ یاد رکھ سکوں۔

جو کام خدا کرسکتا ہے ان کو دعا میں رکھیں کیونکہ ہماری خدمت یا محنت یعنی ہمارا کام کرنا یہ ہے کہ ہم خدا سے کہیں یعنی دعا کریں تو خدا کام کرے گا۔

کیا ہم محسوس کرتے ہیں کہ جو کام ہم دعائیہ روح میں کرتے ہیں وہ سب کام خدا کر رہا ہوتا ہے۔ ان میں کاموں میں خدا کا عظیم ہاتھ ہوتا ہے۔ کیونکہ جب ہم دوسروں کی شفاعت کرتے ہیں تو خدا ہماری جگہ کام کرتا ہے۔

کیا آپ نے کبھی ٹیلی گراف پر کام کیا ہے۔ آپ اس پر بہترین انداز اور مہارت سے شروع سے آخری دستخط تک سارا کام درست کرلیں تو بھی یہ ساری محنت اس وقت بے کار ہوجائے گی جب ٹیلی گراف مشین کا بجلی کا سرکٹ بند ہو۔ آپ کی ساری محنت پیتل اور پلاٹینم کی جھنجھناہٹ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگی۔ آپ کا پیغام چاہے خوشی کا ہو یا غمی کا ہو، بیماری کا ہو یا برکت کا ہو وہ سننے والے تک کبھی نہیں پہنچے گا۔ کیوں؟ کیونکہ بیٹری کام نہیں کررہی۔ اس لئے آپ کی ساری محنت اکارت جائے گی، آپ ہوا کو مکے مارنے والے ٹھہریں گے۔ لیکن جب آپ نے پینل کا چھوٹا سا سوئچ لگایا جو آپ کی میز کے نیچے تھا تو پھر فوراً ہر حرف اور لفظ میں زندگی دوڑ جائے گی اور آپ کا پیغام بہت دور سننے والے تک بآسانی اور درست انداز میں پہنچنے لگے گا اور اس کے دل میں اتر جائے گا۔ یعنی ساری مشین ایک مردہ کی سی حیثیت رکھتی تھی لیکن بجلی اس کے لئے زندگی کا پیغام ثابت ہوئی اور آپ کی انگلیوں کی ساری حرکت اب ایک پیغام بن جاتی ہے۔

یہ ایک سادہ سا سبق ہے جسے روحانی ٹیلی گرافی بھی کہا جاسکتا ہے کہ اگر بیٹری ٹھیک نہیں یا بند ہے تو پھر پیغام صرف ٹھنٹھناتا پیتل ہی رہ جاتا ہے۔ یعنی ہم کام کریں بھی تو اگر خدا کام نہ کرے تو پھر سب کام بے کار ہوجاتا ہے، کیونکہ جو کام جسم کرتا ہے وہ صرف جسم سے ہیں کیونکہ لکھا ہے، ''جو جسم سے پیدا ہوا ہے، جسم ہے'' (یوحنا6:3) صرف خدا ہی روحانی زندگی رکھتا ہے صرف وہی زندگی دینے والا ہے۔ خدا کے خدام ہوتے ہوئے ہمارا کام خدا کی زندگی کو دوسروں تک پہنچانا ہے۔ ہمارا سب سے بڑا کام وہ ہوتا ہے جب خدا کام کرتا ہے اور یہ سب کیسے ہوتا ہے؟

دُعا کے وسیلے

دُعا آپ کو الٰہی زندگی اور قدرت کی بیٹری کے ساتھ جوڑ دیتی ہے۔ دعا آپکو ''روح میں'' قائم کرتی ہے اور یہ روح میں زندگی ہے۔ (یوحنا 63:6) جب آپ دعائیہ کوٹھڑی سے نکلیں تو پھر روحانی جوش سے مُلبس ہوں، اعلیٰ قوت سے زور آور ہوں گے اور خدا کی زندگی آپ پر ٹھہری ہوئی ہوگی جو آپ دوسروں تک اپنے کلام، کام، یا دعا کے وسیلے پہنچائیں گے، کیونکہ وہ آپ نہیں بلکہ خدا آپ کے وسیلے کام کر رہا ہوگا۔ آپ جیسے جیسے دعا کرتے جائیں گے ویسے ویسے خدا کام کرتا جائے گا۔ جب آپ کم دعا کریں گے تو خدا کم کام کرے گا۔

کسی بھی میٹنگ میں جائیں تو خدا کو راہنما بنا دیں اور ہر پیغام میں خدا سے کہیں کہ وہ آپ کے وسیلے کلام کرے اور ہر کام میں خدا سے کہیں کہ وہ آپ کے وسیلے کام کرے۔ کیونکہ اس نے کہا ہے:

جو کچھ مانگو گے میں وہی کروں گا

دل، دماغ اور ہاتھوں کی سب سے کارگر محنت جو کم سے کم ضائع ہوتی ہے وہ دعا کرنا ہے۔ جانفشانی سے دعا میں لگے رہنا مشکل ہوتا ہے مگر خدا کے جواب دینے تک دعا میں لگے رہیں۔ دعا کا جواب ملنے سے ایسی شادمانی ملتی ہے جیسی ایک ماں کو اولاد پیدا کر لینے پر ہوتی ہے، جیسے ایک غلام کو غلامی کی زنجیروں سے رہائی اور آزادی ملنے پر ہوتی ہے۔

دُعا میں جنگ کے وقت مسیح کے ساتھ ہونا

متّی کی انجیل (26:36۔46) میں ہم گتسِمَنی کے بہت ہی حساس لمحہ کے بارے میں پڑھتے ہَیں جب خُداوند یسوؔع مسیح اپنی زندگی کی بڑی لڑائیوں میں سے ایک کا آغاز کرتے ہَیں۔ وہ اپنے شاگردوں کو اپنے ساتھ گتسِمَنی جانے کیلئے مدعُو کرتے ہَیں اَور پھر جب وہ دُعا کرنے کو جاتے ہَیں تو اُن میں سے تین کو اپنے ساتھ جانے کیلئے مدعُو کرتے ہَیں۔ اُس نے اُنہیں فقط کہا کہ ''جاگو اَور دُعا کرو۔'' خاص طور پر اپنے خُداوند کے دِل کی گہرائی کو سُنیں جیسا کہ ہم پڑھتے ہَیں:

''اُس وقت یِسُوؔع اُنکے ساتھ گتسِمَنی نام ایک جگہ میں آیا اَور اپنے شاگردوں سے کہا یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ مَیں وہاں جا کر دُعا کروں۔ اَور پطرسؔ اَور زبدیؔ کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لیکر غمگِین اَور بیقرار ہُونے لگا۔ (36۔37 آیت)

کیا آپ یِسوؔع کے ساتھ دُعا میں اِس حد تک رہے ہَیں؟ کیا کبھی کوئی اِیسا لمحہ آیا جب آپ جانتے ہوں کہ خُدا کے دِل میں کیا ہے، اَور یہ بھی کہ آپ کس چیز کا سامنا کر رہے تھے، نا صرف درد کا بلکہ اُس دائمی تبدیلی کا جو آپکی دعا کے وسیلہ سے عمل پذیر ہوگا؟ جیسے ہی آپ نے دُعا کرنا شروع کی آپ غم سے اَور بڑی گھبراہٹ سے بھر گئے ہوں۔ ہمارے مُلک میں تب تک تبدیلی نہیں آئے گی جب تک کوئی اُسکا اپنا یسوؔع مسیح کے ساتھ اِسطرح کی دُعا کا تجربہ نہ کرے۔

"اُس وقت اُس نے اُن سے کہا میری جان نہایت غمگین ہَے- یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہَے- تُم یہاں ٹھہرو اَور میرے ساتھ جاگتے رہو۔" (38 آیت) کون جہان کا بار اُٹھا سکتا ہَے، آپ یا خُداوند یِسُوؔع مسِیح؟ بلاشُبہ خُداوند یِسُوؔع مسِیح اُٹھا سکتا ہَے۔ اِس لئے میں نے اپنی کُتب میں سے ایک کا عنوان رکھا ہے "یِسُوؔع کیساتھ دُعا میں تجربہ کرنا" آپ دُعا کے طول وعرض کو نہیں سمجھ سکتے کہ یہ ایک قوم میں تبدیلی لے آئے گی جب تک خُدا کے ساتھ اِس قسم کی تعلق داری نہ ہو جائے۔ جب آپ دُعا کرنا شروع کرتے ہَیں تو اُس میں ایک لمحہ آتا ہَے کہ آپ صرف دیکھ رہے ہُوتے ہَیں جبکہ وہ (یِسُوؔع مسِیح) آپ میں جہان کا بار اُٹھاتا ہَے۔

"پھر ذرا آگے بڑھا اَور مُنہ کے بل گِر کر یُوں دُعا کی کہ۔۔۔" (39 آیت) بہت سے لوگ مدح و ستائش کرنا چاہتے ہَیں لیکن دُعا میں مُنہ کے بل گِرنا نہیں چاہتے۔ ایک وقت میں یہ ضروری ہوجاتا ہَے کہ آپ ساری مدح وستائش کو چھوڑیں اَور دُعا کرنا شروع کردیں خاص طور پر جب خُدا کے لوگ دُعائیہ گروپ میں بیٹھتے ہیں۔ مدح وستائش کبھی بھی دُعا کی یا توبہ کی متبادل نہیں ہوسکتی۔ توبہ خُدا کے لوگوں کی ایک بڑی ضرورت ہے !

اگر خُدا کے لوگ تَوبہ نہیں کرتے تو بیداری نہیں آتی۔ ابھی تک خُدا کے لوگوں کو تَوبہ کرنا نہیں سکھایا جاتا۔ میں کہوں گا کہ بائبل مُقدس میں 85 سے 90 فیصد خُدا کی تمام ہدایات خُدا کے لوگوں کو تَوبہ کرنے کیلئے حُکم کے طور پر دی گئیں ہَیں نہ کہ کھوئے ہُوئے لوگوں کیلئے۔ ابھی تک خُدا کے لوگ ہر اتوار چرچ آتے ہَیں اَور ابھی تک یہ نہیں جانتے کہ خُدا نے اُنہیں تَوبہ کرنے کیلئے تحکمانّہ ہدایت کی ہَے۔ خُدا کی معموری کا تجربہ کرنے کیلئے تَوبہ اولین شرط ہَے۔ خُدا کے لوگوں کیلئے یِسوؔع نے کیا پیغام پہنچایا تھا؟

"تَوبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہَے۔ (متی 17:4) خُدا کی مُکمل حضُوری اَور قُوت اَور معموری آپ کے نزدیک اِس بات کی مُنتظر ہَیں کہ آپ اُسے اپنالیں اَور حاصل کرلیں، لیکن وہ آپکی تَوبہ کی مُنتظر ہَیں۔

تَوبہ کے معنی ہَیں کہ آپ غلط سمت میں جا رہے ہَیں اَور ضروری ہَے کہ آپ غلط سمت سے مُڑیں اَور خُدا کی طرف رُخ کریں۔ ہم میں بہت سے یہ محسوس کرتے ہَیں کہ ہم درست سمت میں جارہے ہیں کیونکہ ہم عبادت میں ہَیں۔ بائبل مُقدس میں خُدا کے لوگ زیادہ تر دورانِ عبادت یہاں تک کہ وہ بندگی کرتے ہُوئے بھی غلط سمت میں جارہے تھے۔ لیکن اُنہوں نے اپنی ضرورت کو کبھی تسلیم نہیں کیا اَور اِسی لئے وہ نیست ونابود ہُوئے۔ اِسرائیؔل، یہوداہ، یروشؔلیم، ہیکل تباہ و برباد ہُو گئیے دیواریں ڈھادی گئیں اَور خُدا کے لوگ ستر سالہ غلامی میں ڈالے گئے کیونکہ اُنہوں نے گُناہ کیا اَور کبھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ اُنہیں تَوبہ کرنیکی ضرورت ہَے۔ اُنہوں نے گُناہ کیا اَور اپنی تَوبہ کی

ضرورت کو نہ پہچانا۔ اِسی لئے پہلا لفظ جو خُدا کے بیٹے کے منہ سے اُسکے لوگوں کیلئے نکلا وہ ''تَوبہ!'' تھا -- مُکمل حضوری اَور قُوت اَور خُدا کی بادشاہی منتظر تھیں کہ تَوبہ کی جائے۔ کیا میں یہ کہہ سکتا ہُوں کہ مُجھے اَور آپ کو بھی وہی پیغام دِیا گیا ہَے؟ اگر آپ خُدا کی کامل حضوری اَور قوت و قُدرت اَور فعّالیت کے کامل اندازہ کا تجربہ نہیں کر رہے تو یہ اِس لئے نہیں کیونکہ وہ اِس میں حاضر نہیں بلکہ اِسکی وجہ یہ ہَے کہ ہم وہ عہد و پیمان نہیں کر رہے کہ اُس کا (یِسُوعؔ مسیح) تجربہ تَوبہ کے ذریعہ سے کریں۔

شاگرد نیند کی حالت میں

”پھر ذرا آگے بڑھا اَور مُنہ کے بل گِر کر یُوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مُجھ سے ٹل جائے۔ تو بھی نہ جیَسا مَیں چاہتا ہُوں بلکہ جیَسا تُو چاہتا ہَے وَیسا ہی ہُو۔ پھر شاگردوں کے پاس آکر اُنکو سوتے پایا اَور پطرسؔ سے کہا کیا تُم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے؟۔ جاگو اَور دُعا کرو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔ رُوح تو مُستعد ہَے مگر جسم کمزور ہَے۔ پھر دوبارہ اُس نے جا کر یوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ! اگر یہ میرے پئیے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہُو۔“

”اَور آکر پھر اُنہیں سوتے پایا کیونکہ اُن کی آنکھیں نیند سے بھری تھیں۔ اَور اُنکو چھوڑ کر پھر چلا گیا اَور پھر وہی بات کہہ کر تیسری بار دُعا کی۔ تب شاگردوں کے پاس آکر اُن سے کہا اَب سوتے رہو اَور آرام کرو دیکھو وقت آ پہُنچا ہے اَور ابنِ آدم گنہگاروں کے حوالہ کیا جاتا ہَے۔ “(39-45 آیات)

خُدا کے الٰہی مقصد اَور منصوبے کے مُطابق یِسُوعؔ مسیح دُعا کے مُقدس لمحہ کیلئے پطرسؔ، یعقوبؔ اَور یوحنّاؔ کو اپنے ساتھ جانے کیلئے مدعُو کرتے ہَیں۔ اِسی طرح جب وہ اُس پہاڑ پر گیا جہاں اُس کی صورت بدل گئی اُس نے اِن تین کا چناوٗ کیا کہ اُس کے ساتھ جائیں۔ صحیفہ بیان کرتا ہے کہ وہ موسیٰؔ اَور ایلیّاہؔ سے مِلا اَور وہ ”اُسکے اِنتقال کا ذکر کرتے تھے جو یروشلیمؔ میں واقع ہونے کو تھا۔“ (لُوقا 9:30-31)

وہ یروشلم میں اپنی موت کے وسیلہ سے ساری دُنیا کو آزاد کرنے والا تھا اَور وہ آپس میں اِس خلاصی کے بارے میں بات کر رہے تھے جو کہ اُس کے وسیلہ سے مُکمل ہُونے کو تھی۔ یِسُوعؔ مسیح اپنے ساتھ جانے کیلئے تین شاگردوں کو مدعُو کرتا ہَے اَور اُنہوں نے اُس گھڑی کی شدت کے بارے میں کُچھ تجربہ کیا اَور کُچھ دُعا کی اہمیت کے بارے میں اَور کُچھ اِس بارے میں کہ جب خُدا کا بچہ دُعا کرتا ہَے تو آسمان اَور زمین ایک دوسرے کے قریب آنے کے پابند ہو جاتے ہیں اَور تاریخ اُس لمحہ کے ساتھ پابند ہو جاتی ہَے۔

خُدا کینیڈا کے شہر سسکاٹونؔ میں آیا

کینیڈا کے شہر سسکاٹون میں خُدا کی حضُوری اَور قُدرت نازل ہُونے سے دو سال قبل خُدا نے مجھے اِس میں جانے

کی اجازت دِی۔ میں دُعا کیلئے ساتھی پادریوں اَور دوسروں سے مِلا اَور جیسے ہی ہم نے دُعا کی میں نے تجربہ کیا کہ اُس نے میرے دِل میں کام کرتے ہُوئے میرے دِل میں پائے جانے والے گناہ کی نشاندہی کی اَور اُسے ترک کرنے کیلئے خُدا سے مدد اَور مُعافی مانگنے کو کہا۔ یہ تجربات کئی ہفتوں تک جاری رہے جو اس قدر حقیقی اَور معنی خیز تھے کہ میں بھاگتا ہُوا اپنے چرچ گیا جہاں میں خدمت کر رہا تھا اَور اِس حقیقت کو کلیسیاء میں بیان کیا۔ کلیسیا ایسا کرنے کے بعد پاک صاف اَور بحال ہُونا شروع ہوگئی اَور پھر اُنہیں خُدا کی مرضی اَور ارادے معلوم ہونا شروع ہوگئے۔

پھر وہ لمحہ آیا کہ جب بِل میک لیوؔڈ (Bill McLeod) نے مجھے بلایا اَور کہا ’ہینرؔی! مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ سب کچھ ہماری دعاؤں کا جواب ہے جو ہم عرصہء دراز سے کر رہے تھے‘ اِس کے چرچ میں دو ڈیکن تھے جن کی آپس میں دو سال سے بات چیت نہیں تھی۔

گزری رات اُن میں سے ایک نے احساسِ گناہ کے تحت سر نیچا کئے ہوئے خُدا سے مُلاقات کیلئے چرچ کے سامنے کی جانب سے جانے کیلئے اپنے راستے کا آغاز کیا۔ تھوڑا بہت وہ جانتا تھا کہ آڈیٹوریم (سماعت خانہ) کی دوسری جانب سے اُس کا بھائی اُسی احساسِ گناہ کے تحت چرچ کے سامنے کیطرف سے جانے کیلئے اپنا راستہ بنا رہا تھا۔ جب وہ وہاں پہنچے اُنہیں احساس ہوا کہ وہ وہاں اکھٹے تھے اَور ساری کلیسیا کے سامنے تھے جو کہ اُنکی ایک دوسرے کے ساتھ مخالفت کی وجہ کو جانتی تھی وہ ایک دوسرے کے گلے لگے اَور روئے اَور تَوبہ کی اور اپنے رشتے کو بحال کیا۔

بِؔل صاحب نے مجھے بتایا کہ جب یہ واقعہ ہُوا اُسی دوران اچانک ایک نوعمر لڑکی آڈیٹوریم کی ایک جانب سے اُٹھ کھڑی ہوئی اَور اُس کی ماں دوسری جانب سے، ماں نے بیٹی کو پُکارا ’’آہ، مجھے معاف کر دو؛ میں وہ ماں نہیں بن پائی جیسا مجھے ہونا چاہیئے تھا‘‘ اَور لڑکی نے جواب دِیا ’’آہ، میں وہ بیٹی نہیں بن پائی جیسے مجھے ہونا چاہیئے تھا۔‘‘ وہ آڈیٹوریم کی ایک جانب سے دوسری جانب دوڑیں اَور ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں۔ خُدا نے اُس کلیسیاء کو چھُوا وہ عبادت کئی گھنٹوں تک جاری رہی۔

خُدا نے سسکاٹوؔن کے پورے شہر کو چھُوا۔ پورے شہر پر خُدا کی رُوح پُر زور طور پر مسلسل ساڑھے سات ہفتوں تک چھائی رہی۔ کلیسیاؤں نے اچانک توبہ کرنا شروع کردی اَور خُدا کی طرف پھرے۔ کئی سالوں تک خُدا کی حضوری اَور قوت اُن لوگوں پر ٹھہری رہی جنہیں خُدا نے چھُوا تھا۔ اُس شہر میں میں نے اپنی خدمت کا آغاز چھوٹی سی کلیسیا سے کیا جو دس افراد پر مشتمل تھی۔ وہ لوگ کلیسیائی حالت کی وجہ سے اتنے بددل ہو چکے تھے کہ وہ کلیسیا ختم کرنا چاہتے تھے لیکن بعد میں جب خُدا کی حضُوری اَور قُوت نے اُن کی زِندگی کو چھُوا تو میرے وہاں ہُوتے ہُوئے اُنہوں نے 38 نئی کلیسیاؤں کا آغاز کیا۔ اُنکی

کلیسیائی تاریخ میں اِس سے قبل اتنی بڑی تبدیلی نہیں آئی تھی سن 1920 کے آخر تک وہاں کوئی نئی کلیسیا نہ بنی تھی۔ اَب ہم نے نئی کلیسیاؤں کے خادمین کی حصولی کیلئے دُعا کرنا شروع کی۔ وہاں کی کلیسیائیں کبھی جامعہ میں کلام کی خدمت کے لئے نہیں گئیں تھیں لیکن جامعات میں جا کر 180 طلباء کی رُوح کو بچایا اَور بپتسمہ دِیا۔ وہاں کلیسیاؤں میں کبھی بھی کسی فرد نے خود کو کلام کی خدمت کے لئے خود کو پیش نہیں کیا تھا لیکن اَب 100 سے زائد افراد نے خود کو کلام کی خدمت کے لئے پیش کیا۔ ہم نے اپنی کلیسیاء میں الٰہیات کے کالج کا آغاز کیا تا کہ اُنہیں تربیت دیں جنہیں خُدا خدمت میں بلانا چاہتا تھا۔ ہمارے پاس اُس اسکول کے ذریعہ 480 سے زائد لوگ آئے اَور اِس دِن تک وہ کینیڈا کی قوم میں اَور دُنیا بھر کے لوگوں کی زندگیوں پر اثر کر رہے ہیں۔ خُدا کے وسیع طور پر چھُونے کے باعث میرے چار بیٹوں نے محسوس کیا کہ اُنہیں خدمت کیلئے بلایا گیا ہے۔

غیر معمولی دُعا کے ذریعہ بیداری کا مقدم ہُونا

الٰہی انتظام میں رُوح کی بھرپوری ہُوتی ہے۔ گتسمنی میں یسوؔع مسیح جانتا تھا کہ وہ گھڑی آ پہنچی اَور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اُس کے شاگرد اِس غیر معمولی لمحہ کو کھودیں۔ جیسا کہ آپ بائبل کی تاریخ میں پڑھتے ہَیں ایسا لگتا ہے کہ عظیم اَور قوی بیداری کیلئے خُدا کا لمحہ ہمیشہ غیر معمولی دُعا کے ذریعہ اقدام کے ہمراہ ہی آتا ہے۔ خُدا اپنے لوگوں کو بلانے کے لئے ایسا کام کرتا ہے جن کی اُنہیں اُمید نہیں ہوتی۔ یسوؔع جانتا تھا کہ اُس کے شاگرد خُدا کے لوگوں کا ایسا جوہر ہونگے جنہیں خُدا باپ پوری رُومی سَلطنت کو چھُونے اَور تبدیل کرنے کیلئے استعمال کرنا چاہتا تھا۔

جب خُدا کے دِل پر بوجھ ہَے تو وہ یہ بوجھ اپنے ہی دِل پر رکھتا ہے۔ بلا شُبہ گتسمنی کی گھڑی خُدا باپ کی طرف سے تھی۔ صدیوں سے خُدا باپ اِس لمحہ کی منصوبہ بندی کر رہا تھا۔ یہ وہ لمحہ تھا جس میں خُدا باپ نے خود مسیح میں ہو کر پوری دُنیا کا اپنے ساتھ میل ملاپ کیا۔ اِس میں بہت کچھ داؤ پر لگا ہوا تھا کہ خُدا باپ کا بیٹا کیسے باپ کے دِل کو پڑھے اَور وہ بیٹے کی دُعا کے وقت میں ظاہر کیا گیا تھا۔ اِس قسم کی دُعا غیر معمولی دُعا ہے۔ یسُوؔع اِن تین شاگردوں کو اعلان کر رہا تھا" میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تك کہ مرنے کی نَوبت پہنچ گئی ہَے۔" (متی 26 : 38) اُنہوں نے اُسے جانکنی (رُوحانی اذیت) کی حالت میں دیکھا اَور مُقدس لُوقا 22 : 44 میں بیان کرتا ہَے کہ اُس کے ماتھے سے جو پسینہ ٹپکتا تھا وہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں تھیں۔ "پِھر وہ سخت پریشانی میں مُبتلا ہُو کر اَور بھی دِلسوزی سے دُعا کرنے لگا اَور اُس کا پسینہ گویا خُون کی بڑی بڑی بُوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔" (لُوقا 22 : 44)

کیا آپ جانتے ہَیں کہ کیوں ہمارے مُلک میں بیداری نہیں ہَے؟ کیونکہ ہمارے پاس بیداری والی دُعائیں نہیں ہَے۔ ہم اِس بات سے مُطمئن ہَیں کہ گُناہ کو حُکمرانی کرنے دیں اَور پھر خُدا سے شکایت کرتے ہَیں کہ گناہ کتنا بھیانک ہَے۔ خُدا کہتا ہے کہ اگر آپ دُعا میں ایک گھنٹہ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں تو پھر آپ اپنی اِس حالت کو تبدیل کر سکتے ہَیں۔ لیکن یہ عام دُعا کرنا نہیں ہے۔ کیا آپ چاہیں گے کہ خُدا آپ کو دُعا کی ایک اَور سطح پر لے جائے؟ خُدا آپ کو اِس دُعا کے دوران اپنے بیٹے یسُوعؔ کے ساتھ مُتحد کرے گا اَور آپ اُس گھڑی میں اُسی کا ہر لفظ سُنیں گے اَور اُس کا ہر اقدام دیکھیں گے اَور وہ آپکو کہے گا ”کیا تُم میرے ساتھ ایک گھنٹہ بھی نہیں جاگ سکتے؟“

گہرائی میں موازنہ

زبور9:78-11 اُن المناک صحائف میں سے ایک ہے جس میں ایسے گروہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے جو خُدا کے لوگوں کا حصّہ ہَیں۔ یہ خُدا کے انتخاب کا ایک اَور لمحہ ہَے۔ خُدا جانتا تھا کہ اُس کے لوگ دُشمن سے ناقابلِ اعتماد لڑائیوں کا سامنا کریں گے۔ لہٰذا اُس نے افرائیمؔ کو بُلایا جو خُدا کے لوگوں کا ایک حصّہ تھا اَور اُنہیں جنگ کیلئے مسلّح کیا۔ لیکن اِس المناک واقع اَور اُسکی وجوہات پر غور کریں ”بنی اِفرائیمؔ مُسلّح ہو کر اَور کمانیں رکھتے ہُوئے لڑائی کے دِن پھِر گئے۔“ لیکن یہاں پر تین وجوہات ہَیں کہ کیوں اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو چھوڑ دِیا اَور کیوں تنازع ترک کیا: ”اُنہوں نے خُدا کے عہد کو قائم نہ رکھّا اَور اُسکی شریعت پر چلنے سے اِنکار کیا اَور اُسکے کاموں کو اَور اُس کے عجائب کو جو اُس نے اُنکو دِکھائے تھے بھول گئے۔“

خُدا نے اُنہیں اچھی طرح سے لیس کیا تھا اَور اُنہوں نے خُدا کے سازوسامان کو قبول کرنے سے اِنکار کر دِیا۔ اَور اِس طرح اگرچہ وہ پورے طور پر جنگ کیلئے لیس، مُسلّح اَور کمانیں رکھے ہوئے تھے لیکن جب جنگ آئی تو اُنکے دِل تیار نہیں تھے۔ اُنکے دِلوں نے اُنکو واپس پھیر دِیا۔ جہاں اُنہیں ہُونا چاہیئے تھا وہاں ایک خلاء کو چھوڑ دِیا اَور بھروسہ کرنے والے ساتھیوں پر اضافی کشیدگی ڈالی۔ خُدا کے دوسرے لوگوں کو کمی کو پورا کرنا پڑا۔

اُنہوں نے عہد کو برقرار نہیں رکھا اَور وہ بھول گئے کہ اُنکا چُناؤ خُدا کی طرف سے تھا۔ اُنکا بلاوا خُدا کی طرف سے تھا اَور اُنکا لیس کیا جانا خُدا کی طرف سے تھا کہ وہ خُدا کے وقت میں خُدا کے لوگ ہُوں۔ کیا خُدا نے جان لیا کہ جدوجہد کے لمحات اَور دُشمن کے ساتھ جنگ ہوگی؟ وہ جانتا تھا۔ کیا اُس نے معقول سہولت مہیا کی؟ ہاں اُس نے ایسا کیا۔ لیکن اُنہوں نے خُدا کے دیئے گئے حُکم کے مُطابق خود کو قابو میں نہ رکھا۔

اُنہوں نے خُدا کے مقرر کردہ راستے اَور قوانین پر چلنے سے اِنکار کر دیا۔ اگر وہ پڑھ لیتے کہ خُدا نے اُنکے لئے کیا مُہیا کیا تھا اَور اُس پر چلتے تو وہ جنگ کیلئے تیار ہو جاتے

لیکن اُنہوں نے اپنے صحائف کو کبھی نہیں پڑھا اِس لئے وہ کُلّی طور پر خُدا کی مرضی سے ناواقف رہے۔

میں نے اکثر پادریوں کے اجلاس میں اُن سے پوچھا ''آپ میں سے کتنے لوگ اِرشادِ اعظم کو مانتے ہَیں؟'' (متّی 28: 19-20) اُن سب نے اپنے ہاتھ اُوپر اُٹھائے۔ پھر میں نے دوسرا سوال پوچھا ''اگر آپ اِرشادِ اعظم میں یقین رکھتے ہَیں تو پھر آپ میں سے کتنے ہَیں جنہوں نے باقاعدہ طور پر اُن تمام چیزوں کی فہرست بنائی ہے جنکا یسوؔع نے حُکم دِیا ہَے اَور خُدا کے لوگوں کو منظّم طریقے سے سکھایا ہَے کہ کس طرح سے اُن تمام چیزوں کو عمل میں لائیں جن کا مسیح نے حکم دیا ہَے؟'' بیس سالوں سے پادریوں کے درمیان اِس سوال سے مُتعلق مجھے صرف ایک پادری ملا جس نے کبھی اِیسا ہی کیا۔

میرا اگلا اظہارِ بیان ہَے ''قطعِ نظر'' اس کے کہ جو آپ کہتے ہَیں آپ کو اِرشادِ اعظم پر یقین نہیں ہے۔ آپ نے ارشادِ اعظم کو تبدیل کر دیا ہے کہ وہ یہ ہے کہ شاگرد بناؤ اَور اُنہیں بپتسمہ دو۔''' ارشادِ اعظم کیلئے سب سے بڑا واحد پہلو تیسرے بیان میں آتا ہَے: ''۔ اُنکو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جنکا مَیں نے تُم کو حُکم دِیا۔'' یہ وہی ہے جو آپ اعمال دوسرے باب میں دیکھتے ہَیں۔ نئے اِیماندار ''اَور یہ رسولوں سے تعلیم پانے اَور رفاقت رکھنے میں اَور روٹی توڑنے اَور دُعا کرنے میں مشغول رہے۔'' (اعمال 2:42) کیا آپ جانتے ہَیں کیوں ابتدائی کلیسیا نے نئے اِیمانداروں کے ساتھ رومی سلطنت کو یکسر تبدیل کر دیا۔ اُنہوں نے روزانہ رسولوں سے تعلیم پانے کو جاری رکھا کہ وہ اُنہیں طریقہ سکھائیں کہ کس طرح سب باتوں پر عمل کریں جنکا حُکم مسیح نے دیا۔

زیادہ تر خُدا کے لوگ شاید ہفتہ میں صرف ایک بار اتوار کی صُبح عبادت میں شرکت کرتے ہَیں اَور وہ محسوس کرتے ہَیں کہ کیسے تعلیم کے بغیر عملی طور پر یِسُوؔع کے مناسب شاگرد ہُو سکتے ہَیں۔ شاید چند لوگ دُعائیہ عبادت پر جاتے ہَیں لیکن جہاں تک میں جانتا ہُوں کہ بزرگ پادری اَور ڈیکن حضرات دعائیہ عبادتوں میں نہیں جاتے۔ اَور زیادہ تر لوگ گرجا گھر بھی نہیں جاتے جب کلیسیا کی حالت ایسی ہو تو پھر آپ کیسے لوگوں کے درمیان پیشوا ہو سکتے ہَیں جب خُدا کے لوگ خُدا کی حضوری میں شفاعت کیلئے اکٹھے ہُوں تو آپ دُعائیہ عبادت سے غیر حاضر ہُوں؟ ہمیں تَوبہ کرنے کی ضرورت ہَے! ہم غلط سمت میں جا رہے ہَیں۔

ہم اِیمان عزیزو! ہم رُوح اُلقدس سے بھرے ہوئے ہَیں، زندہ مسیح کی حضوری سے لیس ہَیں، اپنی زندگی میں خُدا کی معموری سے بھرے ہُوئے ہَیں، صحائف سے مُسلّح ہَیں اَور دُعا میں خُدا کے حضور آنے کا ایک موقع عطا کیا گیا ہَے جو کہ ایک اَور جنگی ہتھیار ہَے اَور اُس نے اپنے لوگوں کو ہمارے اِردگرد ہماری خاطر رکھا ہے۔ فی الواقع اگرچہ ہم مُسلّح ہَیں اَور کمانیں رکھے ہوئے ہَیں ہم اِس جنگ کے

دِن میں واپسی کا رُخ کر رہے ہَیں ۔ اِس جنگ میں اِس قسم کی شمولیت کیساتھ جیتنے کا کوئی امکان نہیں ہَے ۔ ہم نے اپنے بھائیوں کو جنگ میں چھوڑ کر تنہا کر دیا ہے تا کہ وہ جنگ آپ ہی لڑیں ۔

شمولیت کا طریقِ عمل

روحانی جنگ میں شمولیت کے بارے میں آپ کو کچھ عملی مثالیں دینا چاہتا ہوں ۔ خُدا کئی طریقوں سے آپ کو روحانی جنگ کرنے کے لئے بُلاتا ہے جن میں سے ایک عبادت کرنا ہے ۔ ہماری عبادت کے آغاز میں ہمارے پاس دُعا مانگنے کا کافی وقت ہوتا ہے جب ہمارا پادری دُعا مانگنے کی اجازت دیتے ہوئے یوں کہتا ہے کہ اگر آپ کے دِل میں کوئی دُعا کے لئے بوجھ ہے تو آپ سامنے آئیں ۔ اِس پر کئی لوگ الطار پر جمع ہو جاتے ہَیں ۔

ایک اتوار عبادت کے دوران ایک نوجوان لڑکا پادری صاحب کی الطار کے پاس دُعا کیلئے آنے کی دعوت کے دوران پریشان حال ہونے کے باعث زمین پر گر پڑا ۔ اُس وقت خُدا نے مجھ سے کہا ’’ہینری ! تم اِس جنگ میں شامل کیوں نہیں ہو جاتے ؟ ہمیں اِس جنگ سے لاتعلق نہیں رہنا چاہیئے اَور یوں نہیں کہنا چاہیئے کہ میرا اِس سے کوئی واسطہ نہیں ہے ۔ اِسی لئے میں فوراً گھٹنوں کے بل اُسکے ساتھ دُعا میں ہو گیا ۔ ابھی میرے منہ سے دُعا میں صرف تین الفاظ ہی نکلے تھے تو اُس نوجوان لڑکے نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا ’’ڈاکٹر بلیک ابے یہ آپ ہَیں !‘‘ میں نے اُسے اپنا بوجھ بتانے کو کہا ۔ ’’اُس نے بتایا کہ وہ اِس ہفتے یونیورسٹی کی تعلیم سے فارغ ہو رہا ہے اَور خُدا اُسے اپنی خدمت کیلئے بُلا رہا ہے ۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا کروں ؟ میری خُدا سے التجا ہے کہ وہ کسی شخص کو بھیجے جو میری اس سلسلہ میں رہنمائی کرے ۔ میرا خیال ہے کہ خُدا نے آپکو اس کام کے لئے میرے پاس بھیجا ہے !‘‘

یہ روحانی جنگ تھی ۔ داؤ پر کیا لگا ہوا تھا ؟ بہتیروں کا روحانی مقصد ۔ کیا خُدا چاہتا تھا کہ میں اُس کے ساتھ اِس جنگ میں شریک ہو جاؤں ؟ کیا میں پچھلی نشست پر بیٹھا ہو یہ سوچتا کہ میں کیوں اِس شخص کی زندگی کے معاملات میں دخل دوں ؟ میں اُسے نہیں جانتا تھا لیکن میں اَور وہ ایک ہی مسیحی خاندان کا حصہ ہَیں ۔

ایک دوسرے اتوار گرجا گھر میں نشستوں کے درمیانی راستے کے پار ایک جواں عورت کو دیکھا جو آنسوؤں کے ساتھ رو رہی تھی ۔ خُدا نے میرے دل میں ڈالا کہ میں اُس کے پاس جا کر اُسکی کچھ مدد کرسکوں میں نے اُس کے پاس جا کر اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُس کا حال دریافت کرتے ہوئے اُس سے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دِل میں کوئی بڑا بوجھ ہے ۔ اُس نے مجھے جواباً بتایا کہ آج میرے شوہر کی پہلی برسی ہے اَور میں اِس غم پر قابو نہیں پا رہی ۔ میں نے اُسے کہا کہ آپ محسوس کرتی ہَیں کہ آپ غم و دکھ کی غلامی میں ہَیں ؟ اُس نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں پورا سال دُکھ اَور غم کی غلامی میں رہی ہوں اَور مجھے معلوم نہیں کہ میں کس طرح غالب آؤں ۔

میں وہاں خُدا کی طرف سے کُلّی طور پر مُسلّح تھا ۔ میں نے کہا ’’ کیا آپ چاہتی ہَیں کہ میں دُعا کروں ؟‘‘

(اگر آپ یہ محسوس کرتے ہَیں کہ آپ کو معلوم نہیں کہ کیسے دُعا کرنی ہَے تو پھر رومیوں کا خط پڑھئے، رومیوں 8 : 26)

"۔اِسی طرح رُوح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہَے کیونکہ جس طور سے ہم کو دُعا کرنا چاہیئے ہم نہیں جانتے مگر رُوح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہَے جنکا بیان نہیں ہو سکتا۔" اپنے دِل میں خاموشی سے میں نے کہا، "اَے خُدا میں نہیں جانتا کہ کیسے دُعا کرنا ہَے۔ کیا تُو میری مدد کرے گا؟ لہٰذا میں نے دُعا مانگنا شروع کر دی۔ رُوح اُلقدس کی مدد سے دُعا کرنے کا طریقہ یہی ہَے دُعا کرنا شروع کریں۔ رُوح اُلقدس تمہیں بتائے گا کہ کیا دُعا کرنی ہَے۔ اُس کے دِل اَور زِندگی میں دُعا کا اثر ہُوا۔ جب میں دُعا سے فارغ ہُوا تو اُس نے اپنی آنسو بھری آنکھوں سے مجھے دیکھا اَور کہا "میں آزاد ہُوں! میں آزاد ہُوں!" خُدا نے اُسے آزاد کر دِیا۔

میں جانتا ہوں کہ بڑے دِن (کرسمس) کے تہوار میں بیواؤں پر بہت مُشکل وقت ہُوتا ہَے۔ لہٰذا جب کرسمس آیا تو میں نے اُس کے کہا "آپ کیسی ہَیں؟" اُس نے مجھے دیکھا اَور کہا "میں آزاد ہوں۔ یہ ایک شاندار کرسمس رہا ہے۔ مجھے میرا شوہر یاد ہے لیکن میں دُکھ اَور غم کی غلامی میں نہیں ہوں۔ میں آزاد ہوں!"

مزید مثالیں

امریکہ کی ایک ریاست بنام ٹیکساس کی ایک کلیسیا نے مجھے مدعو کیا تا کہ میں اُنہیں خُدا کے کاموں اَور اُسکی حضوری کو پہچاننا سیکھاؤں۔ لہٰذا ایک اتوار کی صبح میں پیغام دے رہا تھا اَور میں یہ دیکھنے کیلئے ہمیشہ دعوت دیتا ہوں کہ خُدا کیا کر سکتا ہے تا کہ میں خُدا کے ساتھ اُس میں شامل ہو جاؤں۔ میں نے ایک چھوٹی سی دس سالہ لڑکی کو پیچھے کی جانب سے آگے آتے اَور دُعا کیلئے گُھٹنے ٹیکتے دیکھا۔ لیکن کوئی بھی شخص اُس کے ساتھ دُعا مانگنے کے لئے نہیں آیا۔ میں اَس بات پر بہت پریشان ہُوا اَور میں چبوترا چھوڑ کر اُس چھوٹی سی لڑکی کے پاس آ کر گھٹنے ٹیک لئے۔ اَور یہ واضح تھا کہ وہ اپنے کھوئے ہوئے دوست کیلئے دُعا کر رہی تھی۔ میں نے اُس کی طرف اشارہ کیا اَور کہا "تمہیں جاننے کی ضرورت ہَے کہ یہ صبح خُدا کی حضوری میں شاندار وقت ہَے۔ اُس نے تمہاری التجا کو سُنا ہَے اَور تم اِس بات پر تکیہ کر سکتی ہو کہ تمہاری دوست کو بچایا جا رہا ہے۔" میں یہ کہہ سکتا ہوں کیونکہ بائبل مُقدس ایسا کہتی ہَے۔ اتوار کی رات میں نے دوبارہ پیغام دِیا اَور دعوت دی۔ وہی چھوٹی لڑکی چرچ کی نشستوں کے درمیان نیچے آئی لیکن اُس کے ساتھ ایک اَور بھی چھوٹی لڑکی تھی۔ میں اُس لڑکی کو جانتا تھا۔

کیا آپ خُدا کے ساتھ گرجا گھر کے الطار پر ہونے والی

جنگ میں شامل ہوسکتے ہَیں؟ کیا یہ سب سے زیادہ خطرناک لمحہ نہیں ہوگا کہ اگر خُدا آپ کو اپنے بچے کے طور پر رُوحانی جنگ میں شامل ہوکر لوگوں کو گناہ کی غلامی سے رہائی دِلانے کے لئے ہتھیاروں سے لیس کرتا ہے۔ میں آپ میں سے کچھ مُقدم بالغوں سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ ایک جوڑے کو اَلطار کی طرف مُتفقہ طور پر جاتے دیکھیں تو کیا آپ اُن میں شامل نہیں ہونگے؟ ہوسکتا ہے وہاں روحانی جنگ چل رہی ہو۔ یہ نا کہیں، ”بزرگوں (ڈیکن یا پادری صاحب) کو جانا چاہئے۔“ آپ کو جانا چاہئے۔ جہاں کہیں بھی خُدا اپنی رُوحانی جنگ میں اپنے ساتھ شامل ہُونے کا موقع فراہم کرے آپ اُس میں ضرور شامل ہُوں کیونکہ اُس نے آپ کو فتح مندی کے لئے اپنے ہتھیاروں سے لیس کیا ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ جب بھی میں کسی کے ساتھ دُعا کرتا ہوں کبھی کبھار روحانی جنگ غیظ وغضب کی لگتی ہَے لیکن وہاں فتح یابی حاصل ہُوتی ہے۔ دُشمن شیطان کو بھگا دِیا جاتا ہے اَور یہ کامیابی زندگیوں میں حاصل ہوگی۔ آپ ایسی روحانی جنگ میں ضرور شامل ہوں۔

ہوسکتا ہے کہ روحانی جنگ میں مدد کی ضرورت آپکے اپنے بچوں کو بھی ہو۔ جب میرے بچے جامعہ میں زیرِ تعلیم تھے تو ایک اتوار کے روز میں نے وہاں عبادت کروائی جس کے دوران میں نے لوگوں کو دُعا کے لئے آگے آنے کی دعوت دی تو میرا بیٹا جو عمر کے لحاظ سے بیٹوں میں دوسرے نمبر پر ہے سسکیوں کے ساتھ روتا ہوا سامنے آیا۔ اگرچہ اُس میں کافی ضبط پایا جاتا ہے لیکن وہ اُس وقت سسکیاں لے رہا تھا۔ میں یہ دیکھ کر اُس کے پاس گیا تو اُس نے مجھے بتایا کہ اُس کے علاوہ اَور بھی تین چار لڑکے ہَیں جو اُس کی طرح بوجھ تلے دبے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ آپ اُن پر توجہ مرکوز کریں۔ میں نے اُسے کہا کہ آج میں ایسا نہیں کرسکتا۔ آج میں صرف تمہارے ساتھ وقت گذاروں گا۔ میں نے اُسے کہا مجھے نہیں معلوم تمہارے دل پر کیا بوجھ ہے لیکن پھر بھی میں تمہاری مدد کرسکتا ہُوں۔ پھر میں اُسے اپنے ساتھ اپنے دفتر لے گیا جہاں ہم دونوں نے دُعا مانگی۔ اُس نے دُعا میں خُدا کے سامنے اپنا دِل اُنڈیل دِیا اَور خُدا نے اُسے بوجھ سے رہائی دی۔ وہ ایسا وقت تھا جب وہ اپنے لئے خُدا کے بُلاوے کے ساتھ جدوجہد کر رہا تھا۔

میں بہت خوش ہُوں کہ میں نے اُس وقت یہ نہیں کیا کہ یہ میری جنگ نہیں ہے اَور میں نے اُسے کسی اَور کے سپرد کر دِیا۔ میں خوش ہُوں کہ خُدا نے مجھے کہا ”ہینری تم اِس جنگ سے لاتعلق نہ ہو۔ تم نے اپنے بیٹے کے لئے دُعا کی۔ تم نے اُس کا خیال رکھا اَور اَب وہ اپنی باقی ماندہ زندگی میں روحانی جنگ میں رہے گا۔ تم جنگ میں اُس کے ساتھ شامل ہو جاؤ تاکہ فتح مندی حاصل کرنے میں اُسکی مدد کرسکو۔ میرے دفتر میں دُعا کرنے کے بعد اُس نے خُدا کی طرف سے اپنا بلاوا قبول کیا۔ اَور دو سالہ بائبل کورس کرنے کے

لئے ناروے ملک کی سیمنری میں چلا گیا۔ اُس کے بعد ناروے میں ہی وہ بطور پاسٹر خدمت کرنے لگا۔ میں موجود تھا جب میرے بچوں نے خُدا کے بلاوے کو محسوس کیا اَور میں شکر گزار ہوں کہ خُداوند نے مجھے مُسلّح کیا تاکہ جب میں ایک جنگ دیکھوں تو اُس میں شامل ہوسکوں اَور فتح مندی کو حاصل کروں۔

کیا آپ یِسُوعؔ کے ساتھ دُعامانگنے کے لئے جاگیں گے

آپ کو اپنی زِندگی میں خُدا کی طرف فیصلہ کن اقدام کرنے کی ضرورت ہوسکتی ہَے۔ آپ کو خُداوند کی دعوت پر اُسکے ساتھ گتسمنی کے مقام پر جانے کی ضرورت ہوسکتی ہَے۔ شاید آپ اُسے یہ کہتے ہوئے سُنیں ''کیا آپ اُن میں سے ایک ہونگے جو میرے ساتھ جائے گا اَور جاگے گا؟ اگر میں آج کے دور میں آپکی قوم کا بوجھ اُٹھا کر جاگوں اَور دُعا کروں تو کیا آپ بھی میرے ساتھ مل کر ایسا کریں گے؟ وہ اب بھی اُن لوگوں کی تلاش میں ہے جو اُس کے ساتھ جائیں گے۔ کیا آپ اُن میں سے ایک ہوسکتے ہَیں اَور کیا آپ اُس کے سامنے گھٹنوں کے بل فیصلہ کن لمحہ میں اُس سے کہہ سکتے ہَیں ''خُداوند! میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ میں اپنی جنگ کی اِس گھڑی میں لاتعلق نہیں ہوں گا۔ میں تیری فتوحات کو دیکھوں گا لیکن میں تیرے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ میں اپنی دُعائیہ زِندگی میں وہاں نہیں رہنا چاہتا جہاں میں ہوں۔ میں خُداوند کے ساتھ دُعا میں گہری سطح چاہتا ہوں۔ جہاں میں تھا وہاں سے ہٹ کر وہاں ہونا چاہتا ہوں جہاں تو چاہتا ہے کہ میں ہوں۔

تَوبہ کے معنی ہَیں کہ آپ غلط سمت میں جا رہے ہَیں اَور ضروری ہَے کہ آپ غلط سمت سے مُڑیں اَور خُدا کی طرف رُخ کریں۔ ہم میں بہت سے یہ محسوس کرتے ہَیں کہ ہم درست سمت میں جا رہے ہیں کیونکہ ہم عبادت میں ہَیں۔ بائبل مُقدس میں خُدا کے لوگ زیادہ تر دورانِ عبادت یہاں تک کہ وہ بندگی کرتے ہُوئے بھی غلط سمت میں جا رہے تھے۔ لیکن اُنہوں نے اپنی ضرورت کو کبھی تسلیم نہیں کیا اَور اِسی لئے وہ نیست و نابود ہُوئے۔ اِسرائیؔل، یہوداؔہ، یروشلیؔم، ہیکل تباہ و برباد ہُو گئے دیواریں ڈھا دی گئیں اَور خُدا کے لوگ ستر سالہ غلامی میں ڈالے گئے کیونکہ اُنہوں نے گُناہ کیا اَور کبھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ اُنہیں تَوبہ کرنیکی ضرورت ہَے۔ اُنہوں نے گُناہ کیا اَور اپنی تَوبہ کی ضرورت کو نہ پہچانا۔ اِسی لئے پہلا لفظ جو خُدا کے بیٹے کے منہ سے اُسکے لوگوں کیلئے نکلا وہ ''تَوبہ!'' تھا -- مُکمل حضوری اَور قُوت اَور خُدا کی بادشاہی منتظر تھیں کہ تَوبہ کی جائے۔ کیا میں یہ کہہ سکتا ہُوں کہ مُجھے اَور آپ کو بھی وہی پیغام دِیا گیا ہَے؟ اگر آپ خُدا کی کامل حضوری اَور قوت و قُدرت اَور فعّالیت کے کامل اندازہ کا تجربہ نہیں کر رہے تو یہ اِس لئے نہیں کیونکہ وہ اِس میں حاضر نہیں بلکہ اِسکی وجہ یہ ہَے کہ ہم وہ عہد و پیمان نہیں کر رہے کہ اُس کا (یِسُوعؔ مسیح) تجربہ تَوبہ کے ذریعہ سے کریں۔

اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں مجھے ان کو بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سنے گی اور پھر ایک ہی گلہ ہوگا اور ایک ہی چرواہا ہوگا (یوحنا 16:10)

”ایسی دعا جس سے بیداری شروع ہوتی ہے“

حوالہ:۔۔(نحمیاہ 1: 1-11)

اٹھارہ سال کی عمر میں خدا نے مجھے گہرے طور پر چھوا اور دعا کے بارے میں مجھے زبردست سبق سکھایا۔ میں شکاگو جیسے شہر میں گیا جہاں میرا پہلا مسیحی خدمت کا کام تھا۔ میں اتوار کی دوپہر کک کاونٹی ہسپتال گیا جاتا جو اُس وقت دنیا کا پہلے درجے کا ہسپتال تھا۔

اُس خدمتی کام میں وہ مجھے یہ چیزیں کرنا ہوتی تھیں۔ مجھے ہر روز جلدی آ کر لابی میں کھڑا ہونا اور لوگوں کو انجیل کی منادی کی مخصوص آیات اور حوالوں سے خوش آمدید کہنا ہوتا تھا خدمت کا یہ حصہ مجھے پسند نہیں تھا۔ جب کوئی میری بات سننے سے انکار کرتا تھا تو میں بے عزتی محسوس کرتا کچھ عرصے کے بعد میں ہسپتال کے ایک ستون کے پیچھے جا کر چھپ جایا کرتا تھا اگر کسی کو مجھ سے کوئی کام ہوتا تو وہ مجھے تلاش کر لیتا تھا مگر خدمتی کام کا دوسرا حصہ مجھے پسند تھا جو یہ کہتا تھا کہ میں وارڈ میں جا کر اُن مریضوں سے بات کروں جس کو دیکھنے کوئی نہ آیا ہو اِس کام سے میں تازگی اور خوشی محسوس کرتا تھا۔

ایک اتوار میں اِسی طرح چھپ کر کھڑا تھا کہ لابی کی دوسری جانب ایک شخص کو دیکھا جس کے چہرے پر غیر معمولی نور تھا اُس شخص پر یہ چمک نہ صرف مجھ پر نمایاں تھی بلکہ دوسروں پر بھی نمایاں تھی۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ وہ لوگوں کو انجیلی مواد دیتے وقت یہ الفاظ کہتا تھا۔ عزیز دوست خدا آپکو پیار کرتا ہے آپکی مدد کیلئے میرے پاس کچھ ہے اُس سے آپکی حوصلہ افزائی ہوگی، عزیز دوست! اِس سے آپکو یسوع کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔ میں نے کبھی کسی کو اُس شخص کو انکار کرتے نہیں دیکھا۔ میں نے غور کیا کہ بہت سے لوگ رُک کر اُسے دیکھتے اور شکرگزاری کے ساتھ رسالہ لے کر جیب میں رکھ لیتے۔ اور میں تعجب کرتا کہ اُس میں اور مجھ میں کیا فرق ہے؟ مجھے اس سوال کا جواب اس خدمتی کام کے آخری دن ملا۔ ہمارا سربراہ ہمیں ہسپتال کے دورے پر لے گیا اور دورے کے دوران اُس نے گذرگاہ پر دروازہ کھولا جہاں کمرے کی دیوار میں سوراخ ایک تھا وہاں ایک میز ایک ٹائپ رائٹر، ایک ٹیلی فون اور ایک شمع دان تھا اور کونے میں سامان سے بھری ہوئی کرسی جس پر سفید کپڑا ڈالا ہوا تھا۔ ہمارے سربراہ نے تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ یہ پادری للّی کی کرسی ہے انھوں نے بتایا کہ للّی اِس کرسی پر کبھی فارغ نہیں بیٹھا۔ وہاں وہ گھٹنے ٹہلتا یا جب کرسی پر بیٹھتا وہاں بھی دعا کرتا کبھی ایک گھنٹے یا دو یا تین گھنٹے، خاص طور پر وارڈ میں مریضوں کے پاس جانے سے پہلے۔ تب مجھے اُس میں اور مجھ میں فرق معلوم ہوگیا۔ اِس بات نے میرے دل پر گہرا اثر کیا۔ اس دعا کے طریقہ نے میری زندگی پر گہرا اثر کیا میں اس کو کبھی نہیں بھولوں گا۔ دعا کرنے والے شخص کے پاس خدا کی قوت اور آدمیوں کے مسائل حل کرنے کی قوت ہوتی ہے۔

اُس کی پہچان ایک چیز سے واضح ہو جاتی ہے کہ ایسا شخص بہت دعا مانگنے والا ہوتا ہے گویا کہ کسی انسان کے پاس خدا کی قوت اور عوامی مسائل حل کرنے کی قوت ہونے کا سبب اس کی دعائیہ زندگی ہوتی ہے۔ ان دنوں یہ قوتیں ملکر اکٹھے کام کرتی ہیں انکو الگ نہیں کیا جا سکتا۔

دعا مانگنے والے شخص کی زندگی بدل جاتی ہے

جب میں دعا میں بڑے پن کے بارے میں کہتا ہوں تو سب سے پہلی بات میں یہ کرتا ہوں کہ دعا مانگنے والے شخص میں اس سے کیا تبدیلی آتی ہے۔ اکثر اوقات ہمارا خیال ہوتا ہے کہ دعا سب چیزوں کو بدل دیتی ہے مگر سب سے اہم بات یہ ہے کہ دعا آپکو بدل دیتی ہے۔

میرے خیال میں نحمیاہ کے ساتھ بھی دعا نے یہی کیا ہے۔ وہ بادشاہ کے حضور ساقی تھا۔ یقیناً وہ ایماندار اور بہادر قائد اور عمدہ شخصیت کا مالک تھا ورنہ اُسے وہ عہدہ نہ ملتا۔ خدا نے اسے گہرے طور مسح کیا اور اس نے دعا مانگنے کے لئے ایک جگہ کو مخصوص کیا جہاں وہ ہر روز تنہا دعا کیا کرتا تھا۔

لیکن جس دن نحمیاہ کے بھائی اور دوسرے لوگ یروشلم سے لوٹے اور اس کو وہاں کے متعلق بتا رہے تھے تو خدا اس میں کام کرنے لگا۔ اسی وجہ سے بنی اسرائیل میں وہ سب سے بڑا قائد سمجھا جاتا ہے۔ وہ اسرائیلی قوم کے رہنماؤں میں سے ایک عظیم رہنما تھا۔ اس کی نمایاں کامیابیاں ہمیں متاثر کرتی ہیں کیونکہ اسکی مشکلات ہماری آج کی مشکلات سے کہیں زیادہ تھیں۔

دعا چیزوں کو تبدیل کر دیتی ہے

جب لوگ نحمیاہ کی طرح دعا کرتے ہیں تو خدا وہ کام بھی کر دیتا ہے جو وہ عام طور پر نہیں کرتا۔ دوسری چیز جو دعا کرتی ہے وہ چیزوں کی تبدیلی ہے نحمیاہ کی دعا کیسی تھی؟ مجھے یقین ہے کہ نحمیاہ کی دعا کے ذریعے خدا نے ہم کو سکھایا کہ تبدیلی کے لئے کیسے دعا کرتے ہیں کیونکہ یروشلم میں تبدیلی کی ابتدا اس کی دعا سے ہوئی اس چھوٹی سی ابتدا سے پورے شہر اور حکومت میں بھی میں تبدیلی آئی یہ سب نحمیاہ کی دعا کے نتیجہ میں ہوا۔ نحمیاہ کی دعا میں کیا خاص بات تھی جس سے اتنی بڑی تبدیلی آئی؟

ضرورت کی عظمت

سب سے پہلی بات یہ کہ اس دعا ضرورت کی عظمت پر مرتکز تھی جو سب سے ضروری بات ہے نحمیاہ کی کتاب کے پہلے باب کی ابتدائی آیات پر غور کریں ”نحمیاہ بن حکلیاہ کا کلام بیسویں برس کسلیو کے مہینے میں جب میں قصرِ سوسن میں تھا تو ایسا ہوا کہ حنانی جو میرے بھائیوں میں سے ایک ہے اور چند آدمی یہوداہ سے آئے اور میں نے ان سے اُن یہودیوں کے بارے میں جو بچ نکلے تھے اور اسیروں میں سے باقی رہے تھے اور یروشیلم کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ وہ باقی لوگ جو اسیری سے چھوٹ کر اس صوبہ میں رہتے ہیں۔ نہایت مصیبت، اور اذیت میں پڑے ہیں اور یروشلم کی فصیل ٹوٹی ہوئی اور اس کے پھاٹک آگ سے جلے ہوئے ہیں میرے خیال میں اِن الفاظ نے نحمیاہ کو افسردہ کر دیا وہ

اچھے حال کی خبر سننے کی اُمید میں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ہیکل کی نئے سرے سے تعمیر اور مرمت کافی حد تک ہو چکی ہے اور عزرا کے باعث وہاں بھی تبدیلی آئی تھی اسی لئے وہ ایک اچھے حال اور خبر سننے کی اُمید میں تھا جب کہ جو حال انھوں نے نحمیاہ کو سُنایا وہ بالکل مختلف تھا اسکو جب خبر ملی کہ یروشلم کی فصیل ٹوٹی ہوئی اور اس کے پھاٹک آگ سے جلے ہوئے ہیں اور اُنکے لوگ مصیبت اور ذلت میں پڑے ہیں تو نحمیاہ کے دل میں اِن باتوں کیلئے دعا کا بوجھ محسوس ہوا جس طرح کے حالات میں ہم آج رہ رہے ہیں ہمیں بھی ہر بات کے لئے پہلے ضرورت کی عظمت کی جان کاری ہونا چاہئے ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اپنے معاشرے میں ٹوٹ پھوٹ کو دیکھیں۔ ہمیں اپنی کلیسیاؤں اور مسیحیوں کی مشکلات کو سمجھنے کے لائق ہونا چاہئے اور یہ بھی کہ کس طرح اُن کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر ہم نحمیاہ کی طرح انہیں حل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ہمیں ضرورت کی شدت پر توجہ مرتکز کرنی چاہئے۔ جب خدا آپکو ضرورت کی جان کاری دے تو اس کو کاغذ پر لکھ لیں تا کہ آپ اس کے لئے دعا کرنا نہ بھولیں۔

خدا کی عظمت

دوسری چیز جس پر نحمیاہ نے دعا میں زور دیا وہ خدا کی عظمت تھی شاید ہم اس بات کو دعا میں پہلا درجہ دینا چاہئے مگر میرے مطابق اس بات کا درجہ دوسرا ہے کیونکہ جب نحمیاہ پر ضرورت کی شدت کی جان کاری عیاں ہوئی تب ہی وہ اس کے لئے دعا کرنے اور حل تلاش کرنے لگا۔ آپ بھی غور کریں گے کہ نحمیاہ ہم پر آیت نمبر پانچ میں واضح کرتا ہے "اور کہا اے خداوند آسمان کے خدا خدای عظیم ومہیب جو ان کے ساتھ جو تجھ سے محبت رکھتے اور تیرے حکموں کو مانتے ہیں عہد وفضل کو قائم رکھتا ہے میں تیری منت کرتا ہوں"، وہ بھی خدا کو یسعیاہ کی مانند عظیم ومہیب، بلند وبالا، ابدی اور نہایت مقدس مانتا تھا جو بلند ومقدس مقام میں رہتا ہے اور انکے ساتھ بھی جو شکستہ دل اور فروتن ہے تا کہ فروتنوں کی روح کو زندہ کرے اور شکستہ دلوں کو حیات بخشے۔
(یسعیاہ 15:57) نحمیاہ خدا کی حشمت کا اقرار کرتا تھا میں سمجھتا ہوں بیداری کے لئے مانگنی جانے والی دعاؤں میں ان باتوں پر زور دیا جانا چاہئے۔

خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری عام زندگی میں اور دعائیہ زندگی میں کس طرح کام کیا۔ جب میں پادری بنا تو میں نے اپنے دل میں عہد کیا کہ میں تین یا چار گھنٹے ہفتے میں تین دفعہ صبح سویرے گرجا گھر جاؤں گا اور میں ہمیشہ ایک گھنٹا نکالتا اور چہل قدمی کرتا اور بلند آواز سے دعا کرتا تھا مجھے یاد ہے کہ ان ابتدائی دنوں میں یہ ایک سخت محنت طلب کام تھا کہ میں تھکے بغیر تواتر سے ہر مقصد کو یاد رکھتے ہوئے دعا میں وقت گزاروں۔

جہاں آپ خدا پر توجہ مرتکز کرنا شروع کرتے ہیں کہ وہ کون ہے؟ تب خدا نے مجھے دعا کرنے کی تعلیم دی۔ اس سے ہمیں مدد ملتی ہے کہ ہم اپنی آنکھیں ضرورت پر سے ہٹا کر خدا پر لگائیں جو کہ دعاوں کا اصل جواب ہے۔ اور جب ہم مسیح کے ساتھ ملاپ کر کے اس کے عیب کاموں کو یاد

کرتے ہوئے اس کی صلیب کی قوت سے دعا کرتے ہیں تو ہمیں دعا میں خوشی اور سرور ملنا شروع ہو جاتا ہے اس طرح کی دعا مانگنے میں خدا کی عظمت پر توجہ مرتکز ہونی چاہئے ۔

دعائیہ بوجھ کی عظمت

تیسری بات جس پر اِس طرز کی دعا میں توجہ مرتکز ہونی چاہئے وہ دعا میں بوجھ کی شدت کو سمجھنے کی ضرورت ہے ۔ دوبارہ غور کریں کہ نحمیاہ کو جب یروشلم کی ٹوٹی ہوئی فصیل ، جلے ہوئے پھاٹکوں اور مصیبت روزہ لوگوں کی خبر ملی تو اس کا ردِعمل کیا تھا ہم نے آیت نمبر ۴ میں پڑھا ’’جب میں نے یہ باتیں سنیں تو بیٹھ کر رونے لگا اور کئی دنوں تک ماتم کرتا رہا اور روزہ رکھا اور آسمان کے خدا کے حضور دعا کی ۔

مجھے ایسا لگتا ہے جیسے نحمیاہ کے آنسو خدا کے آنسو تھے ۔ جب نحمیاہ کے بھائیوں نے اُسے شہر کی بڑی حالت جو کبھی دنیا کا سب سے قیمتی پتھر مانا جاتا تھا جہاں دنیا کی مضوط ترین حکومت قائم تھی اور جو دنیا کی سب سے طاقتور اور امیر با دشاہت مانی جاتی تھی کے بارے میں بتایا تو وہ رو پڑا ۔ اب شہر لڑکھڑاہٹ کا شکار تھا اور وہ لوگ جو کبھی سب سے زیادہ عزت دار اور جن سے لوگ انکی مضبوط فوجی قوت اور معاشیات کی وجہ سے خوف کھاتے تھے اب لوگ ان کو حقیر جانتے اور ان کا مذاق اُڑاتے تھے ۔ اور وہ کمزور ہو چکے تھے ۔

شہر کی افسردہ حالت جان کر نحمیاہ رویا اور اس کی یہ حالت کچھ دیر تک نہیں رہی بلکہ کئی ہفتوں تک جاری رہی میرے خیال میں وہ چار ماہ تنہائی میں روتا رہا ۔ زیادہ تر وقت وہ روزہ رکھنے یا رونے میں گذارتا کیونکہ شہر کی ٹوٹی ہوئی دیوار لوگوں کی تکالیف اور مصائب پر خدا اس میں ہو کر روتا تھا ۔ اور پھر خدا نے نحمیاہ کو چھوا ، وہ وہی کام کر رہا تھا جو اُسے کرنا چاہئے تھا اور وہ وہاں رونے لگا ۔ وہ اندر سے ٹوٹ سا گیا آپ آیت نمبر 6 پر غور کریں کہ اس کی یہ حالت دن اور رات تھی ۔

یہ بوجھ نحمیاہ کا نہیں تھا بلکہ خدا کا بوجھ تھا ۔ اگر ہم خدا کے ساتھ براہ راست تعلق میں ہوں تو پھر جو کچھ ہم اپنی تہذیب اور معاشرے اور گرجہ گھروں اور روزمرہ کی باتوں کا بوجھ محسوس کرتے ہوئے دعا مانگیں گے اور روئیں گے ہم آہیں بھر کر اُس سے اپنی روزمرہ کی خوراک سے بھی زیادہ مانگیں گے ۔

عظیم توبہ

نحمیاہ کی دعا عظیم توبہ پر مرتکز تھی ۶ تا ۸ آیات پر غور کریں ’’کہ تو کان لگا اور اپنی آنکھیں کھلی رکھ تا کہ تو اپنے بندہ کی ۔ اس دعا کو سنے جو میں دن رات تیرے حضور تیرے بندوں بنی اسرائیل کے لئے کرتا ہوں اور بنی اسرائیل کی خطاوں کو جو ہم نے تیرے برخلاف کی مان لیتا ہوں اور میں اور میرے آبائی خاندان دونوں نے گناہ کیا ہے ۔ ہم

نے تیرے خلاف بڑی بدی کی ہے اور ان حکموں اور آئین اور فرمانوں کو جو تو نے اپنے بندہ موسیٰ کو دیئے نہیں مانا۔ میں تیری منت کرتا ہوں کہ میں اپنے اس قول کو یاد کرو جو تو نے اپنے بندہ موسیٰ کو فرمایا کہ اگر تم نافرمانی کرو تو میں تم کو قوموں میں تتر بتر کروں گا۔ (نحمیاہ 1:6-8)۔

کون توبہ کرنے والا ہے؟ توبہ کرنے والا وہ شخص ہوتا ہے جو توبہ کرے۔ اے پیار دوستو! دنیا بھر میں انسانوں کے ہاتھ خون سے رنگے ہیں۔ ہمارے لوگوں نے ایسے کروڑوں بچوں کی پیدائش سے پہلے ہی ماں کے پیٹ میں قتل کیا ہے جس کی وجہ سے ان پر خدا کی لعنت ہے۔ کیا ہمیں اپنے معاشرے میں پائے جانے والے تشدد، نشہ بازی، بے حسی اور امتیازی سلوک کے بارے میں توبہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ؟ کیا ہمیں اپنی کلیسیاؤں میں پائے جانے والی کاروباری نا انصافیوں کے بارے میں توبہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے؟ ہمیں اپنی توبہ میں خدا سے اپنی تبدیلی کے لئے بارے میں درخواست کرنی چاہئے آپ نحمیاہ نے اپنی توبہ کے دوران نہ صرف اپنے گناہوں کا اقرار کیا بلکہ اپنی قوم کے گناہوں کا بھی اقرار کیا۔ اُس نے ایسا اِس لئے کیا کیونکہ ایسا کرنا بے حد ضروری ہے اس نے نہ صرف اس وقت کے موجود حالات کے بارے میں توبہ کی بلکہ اس نے اپنی قوم کے ان تمام گناہوں کا بھی اقرار کیا جو بابل کی غلامی اور بال کی ہر پرستش اور بتوں کے سامنے اپنے بچوں کی قربانی کرتے ہوئے کئے تھے۔ توبہ میں گہرا غم اور دکھ پایا جاتا ہے۔

خدا کے وعدوں پر توجہ مرتکز کرنا

پانچویں بات یہ ہے کہ یہ دعا خدا کے وعدوں پر توجہ مرتکز کرتی ہے مجھے یہ اچھا لگتا ہے۔ اے دوست ! جب آپ دعا میں خدا کے وعدوں کو وہراتے ہیں تو آپ پہلے جیسے انسان نہیں رہتے ہیں۔ میں نے ہر زبور میں سے خدا کا ایک وعدہ زبانی یاد کیا ہے۔ پھر اسکے علاوہ کچھ یوحنا 17 باب اور رومیوں 8 باب میں نے زبانی یاد کئے ہوئے ہیں تا کہ میں انہیں دعا میں بول سکوں۔ جب سے میں نے ایسا کرنا شروع کیا ہے میری زندگی میں بڑا روحانی کام ہوا ہے۔ درحقیقت ان باتوں کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی چیز نہیں جن کے بارے میں ہم دُعا مانگ سکھیں جو کچھ خدا اپنے کلام میں کہا ہے وہ بڑا معنی خیز ہے۔ آپ غور کریں کہ نحمیاہ نے بھی ایسی ہی دعا کی تھی۔ آٹھویں آیت کے شروع میں ہم پڑھتے ہیں اے دوست ! جب آپ خدا سے اپنے خون خریدے لوگوں کو اسکے کلام کے مطابق سننے کے لئے دعا مانگتے ہیں تو آسمان ہل جاتا ہے کیونکہ خدا ایسا ہی کرنا چاہتا ہے۔ خدا اپنا کام کرتا ہے اور جواب دیتا ہے۔ یہ اس کے کلام کی تاثیر سے رونما ہوتا ہے نہ کہ آپ کی جذبات کی وجہ سے۔ یہ اس کا بوجھ ہے جسے وہ دعا کے جواب میں اتارتا ہے اور اس کے وعدے ہیں جن کو وہ پورا کرتا ہے۔

عظیم اُمید کی حالت

حتمی بات یہ ہے کہ اس دعا میں عظیم امید پر توجہ مرتکز کی گئی ہے۔ پہلے باب کی آخری آیت اس کے بارے میں تھوڑا سا بیان کرتی ہے جو کہ یوں ہے : اگر ہم نے اسے پاک کلام میں پڑھا نہ ہوتا تو ہم سمجھتے کہ ایسا آدمی جو بادشاہ کا ساقی تھا وہ کیسے امید کر سکتا تھا کہ خدا اس کی دعا کا جواب دے گا۔ اسے امید تھی کہ خدا یروشلیم کی فصیل کو تعمیر کرنے کے لئے بت پرست بادشاہ کے دل کو تیار کرے گا کہ وہ لوگوں کے ایک بڑے گروہ کی نمائندگی کرنے کے لئے اسے چنے گا۔ اس واقع میں خوبصورت بات یہ ہے کہ خدا نے ایسا کیا۔

نحمیاہ کے دل میں خدا نے بوجھ ڈالا اور وعدے بھی خدا کی طرف سے تھے اور تابع فرمان خدا کا بندہ بھی موجود تھا جب یہ سب کچھ موجود ہو تو بیداری آتی ہے! میں سمجھتا ہوں کہ بیداری آ رہی ہے خدا اپنے طور پر ایسا کرنے کو ہے خدا اس لئے بیداری نہیں لانے والا کہ ہم کسی لائق ہیں بلکہ وہ اپنے طور پر ایسا کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب بیداری آئے گی تو یہ دنیا بھر کے لئے خدا کی طرف سے ایک عظیم ترین تحریک ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ خدا ہمیں دینا چاہتا ہے وہ ہمارے دلوں میں ایمان سے مانگنے کے لئے ڈالتا ہے۔ اے خداوندا ہم تیرا شکر کرتے ہیں کہ تو نے ہمارے دلوں میں امید قائم کی ہے۔ بلا شبہ ہم تیرے لوگوں کے وسیلہ سے آخری دنوں میں زوردار بیداری کی آندھی کا آغاز ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں جو کہ ان پر آگ کی مانند آئے گی تا کہ ان پر تیرا بڑا فضل ہو جائے۔ ”میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنے قول کو یاد کر جو تو نے اپنے بندے موسیٰ سے فرمایا کہ اگر تم نافرمانی کرو تو میں تم کو قوموں میں تتر بتر کروں گا۔ پر اگر تم میری طرف پھر کر میرے حکموں کو مانو اور ان پر عمل کرو تو گو تمہارے آوارہ گرد آسمان کے کناروں پر بھی ہوں میں ان کو وہاں سے اکھٹا کر کے اس مقام میں پہنچائوں گا جسے میں نے چن لیا ہے تا کہ اپنا نام وہاں رکھوں۔“

اے خداوند میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنے بندہ کی دعا پر اور اپنے بندوں کی دعا پر جو تیرے نام سے ڈرنا پسند کرتے ہیں کان لگا اور آج میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنے بندہ کو کامیاب کر اور اس شخص کے سامنے اس پر فضل کر۔ (میں تو بادشاہ کا ساقی تھا)

===×===

===×===

عالمگیر بیداری کے لئے خداوند کا روح آج سب کو دعا کرنے کو بلاتا ہے

روح القدس کی آمد کی نبوت سب سے پہلے یوایل نبی نے کی۔ یہ نبوت آٹھ سو برس تک مینارۂ نور بنی رہی اور پینتیکوست کے دن کسی حد تک پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اس دوران اسرائیل اور کلیسیا پر بیداری کے مختلف ادوار آتے رہے لیکن دو ہزار برس سے روح القدس کا دوسری بار آمد میں ظہور ابھی ہونا باقی ہے۔

بہت سی نسلیں آئیں اور گزر گئیں، یوایل سے بھی بڑے انبیاء آئے انہوں نے نبوت کی اور گذر گئے عظیم مذہبی بیداریاں اور انقلابات آئے اور گزر گئے، بعدازاں ایذارسانیاں آئیں دہریت آئی مگر سب چلے گئے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یوایل نبی کی نبوت ناتمام رہ گئی اور بہت سوں نے ایسا مان لیا تھا۔ لیکن پینتیکوست کے واقعے کے وقت ایک رسول نے فاتحانہ انداز میں کہا کہ "یہ وہ بات ہے جو یوایل نبی کی معرفت کہی گئی ہے" (اعمال 16:2)

اس کے بعد آنے والی بیداریاں ایک عظیم بیداری کا پیش خیمہ تھیں۔ کیونکہ بیداری دراصل کسی سسکتے اور روحانی موت کا شکار ہونے والے جسم میں اِلٰہی صحت اور زندگی کا داخل ہونا اور تازگی بخشنا ہے کیونکہ اگر ہم حزقیاہ بادشاہ کے زمانے میں آنے والی بیداری پر غور کریں تو اس نے سب سے زیادہ ملک کو اپنی لپیٹ میں لے کر بلوری نسل کو تبدیل کر دیا۔ (2۔ تواریخ باب 29)

اس لئے جب خدا کے بیٹے کے قتل کے بعد لوگوں نے سوچا کہ اب تاریکی ہی دنیا پر راج کرے گی تو اچانک پینتیکوست کی بیداری نے ایسی ساری سوچ اور طرزِ فکر کو شکست فاش دی کیونکہ ہیکل تو ایک طرح سے ڈاکوؤں کی کھوہ بن چکی تھی لیکن خدا نے بیداری بھیج کر لوگوں کو خوابِ غفلت سے جگایا۔ اسی طرح کلیسیا کے تاریک دور میں اگسٹین کے راہب خانے میں ایک بڑی بیداری نے جنم لیا جس نے پورے یورپ کو اپنی لپیٹ میں لیا بلکہ پوری دنیا کی تاریخ ہی بدل ڈالی اور اس بیداری کو ہم ''اصلاح کاری Reformation'' کے نام سے جانتے ہیں۔

جان ویزلی اور وائٹ فیلڈ کے زمانہ کی بیداری سے قبل کی حالت کو یوں بیان کیا گیا ہے ''کلیسیاؤں میں روحانی پستی، معاشرتی بے راہ روی اور کفر بکنے جیسے معاملات نے ہر طرف اپنی جڑیں پھیلانا شروع کر دی تھیں۔ جارج سوم کے زمانہ میں انگلستان کے قانون تجزیہ نگار بلیک اسٹون نے اس معاشرتی حالت کے بارے میں یوں لکھا ہے کہ وہ لندن کے تمام نامور اور بڑے گرجا گھروں میں گئے تو ان کو فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ وہاں کے سب راہنما مسیح یسوع کو ماننے والے ہیں یا دین کنفیوشس یا مہاتما گوتم بدھ کو۔

1860ء کی آخری اور بڑی بیداری سے قبل ان علاقوں کے لوگ دولت مند، خدا کے کلام پر شک کرنے والے اور

عیش وعشرت کو پسند کرنے والے تھے لیکن تاریخ گواہ ہے کہ تاریکی کی قوتیں جب کہیں زیادہ زورآور ہوئیں تو وہاں خدا نے بیداری ضرور بھیجی کیونکہ ایسے حالات بیداری کے خلاف نہیں بلکہ اس کے حق میں ہیں۔ کیونکہ خدا جب بھی جہنم کی طرف بھاگتی ہوئی دنیا کو بڑی قدرت کے ساتھ بچانے کا کام کرتا ہے تو وہ بیداری ہے۔ اس لئے حقیقی بیداری جیسی پینتیکوست کے وقت آئی اس کو ہم یوں دیکھتے ہیں کہ خدا کی حضوری نے بڑی کثرت سے انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کیے اور انسان کو اپنا آپ پرکھنے کا موقع ملا۔ افریقہ میں بیداری کے متعلق ایک مِشنری لکھتے ہیں کہ ”جب ہم بیداری کے لئے دعا کر رہے تھے تو اچانک ہمارے مسیحیوں میں بہت سی برائیاں ظاہر ہوگئیں اور لوگ تائب ہونے گئے“

جاپان میں بڑی بیداری کے متعلق ایک پاسبان نے یوں بیان دیا کہ ”میں زندگی میں صرف دو ہی بار رویا ہوں، ایک بار جب میری والدہ کا انتقال ہوا اور دوسری بار اس میٹنگ میں۔“

مسٹر وائٹ فیلڈ اپنی دعائیہ میٹنگ کا حوالہ دیتے ہیں کہ ”اکثر لوگوں نے جب رو رو کر معافی مانگی اور آنسوؤں کے ساتھ دعا کی تو سخت ترین دلوں پر بھی چوٹ لگتی تھی۔ کچھ زمین پر پڑے ہوتے، کچھ بے چینی سے ہاتھ مل رہے ہوتے، اور کچھ اس قدر شدت سے رو رہے ہوتے جیسے جانکنی کی حالت میں ہیں۔ ایسے لگتا جیسے دنیا کے لئے آخری نرسنگا پھونکا گیا اور لوگ اپنی عدالت کے لئے جاگ گئے ہیں اور مجھے خود بھی ایسے محسوس ہوتا جیسے خدا کی محبت کے باعث میری جان ہی نکل جائے گی۔

آنے والے دور میں روح القدس کا سیلاب

قادرِ مطلق خدا نے یوایل نبی کی معرفت مسیح کے متعلق اہم نبوت کے بعد کچھ حیران کن اور جانفزا بات بتائی جو ایک مردہ نسل کی بیداری سے کہیں بڑھ کر ہے اور وہ ہے۔۔۔ آنے والے دور میں زندگی کا سیلاب ”ہر فردِ بشر پر“ (اعمال 2:17) پر نازل ہوگا یعنی تمام نسلِ انسانی مستفید ہونے والی ہے۔

"اپنی روح میں سے" ۔۔۔ خدا کے روح سے صرف مسیح کے وسیلے ”انڈیلوں گا“۔۔۔ شریعت کے تحت قطروں کی صورت میں نہیں بلکہ انجیل کے وسیلے سیلاب کی صورت میں بغیر روکے بہت کثرت کے ساتھ“ (عالم دین کیلوون Calvin)۔

اس ساری صورتحال میں قادرِ مطلق خدا کا ہاتھ ہے کہ روح القدس کی عظیم تحریک اور کردار انسانی زندگی کے لئے کثرت سے ہو۔ کیونکہ اس میں انسانی عمل دخل ہرگز نہیں اور یہ عظیم اِلٰہی قدرت مسلسل ایک شخص میں ہوکر بہتی ہے اور باالفاظِ دیگر اُلوہیت کا انسانی زندگی میں کام کرنا اور نیچے اترنا صرف ایک معجزہ ہی نہیں بلکہ نجات اس کے سے عام ہوگئی ہے۔ جس سے ایک معجزانہ گواہی اور نبوتی ہدایت

کی انوکھی تحریک کا آغاز ہوگیا ہے جس میں آپکے ’’ بیٹے اور بیٹیاں نبوت کریں گے‘‘ کیونکہ نبوت کی نعمت عام کردی گئی ہے بلکہ یہ تو عالمگیر ہوگئی ہے۔ کیونکہ یہ بنی اسرائیل یا کسی خاص نسلی گروہ کی بات نہیں بلکہ یہ بلاواسطہ تمام نسلِ انسانی کو دی گئی ہے۔ اس سارے معاملے میں انسانی کوشش کا ذرا بھی عمل دخل نہیں بلکہ خدا نے انسان کو حتمی طور پر بچنے کی راہ دکھائی ہے۔

کیونکہ خدا تمام نسلِ انسانی کو روح القدس کی ساری قدرت آخری عدالت سے پہلے دینا چاہتا ہے جیسے ساری قدیم دنیا کو طوفان نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا ویسے ہی روح القدس تمام نسلِ انسانی کو ملنے والا ہے۔

روح القدس کے وسیلے انقلابات

جس دن روح القدس کا سیلاب آئے گا وہ دن ہمارے لئے اہم ترین ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے پطرس رسول کا بیان دیکھتے ہیں۔ پطرس نے کہا ”یہ وہ بات ہے۔“ یہاں ’یہ‘ کا لفظ ایک تصدیقی بیان ہے کہ جو کچھ اب کہا جائے گا وہ درست ہے۔۔۔۔۔ ”جویوایل نبی کی معرفت کہا گیا تھا۔ آخری دنوں میں یوں ہوگا“۔۔ دنیا اور نسلی انسانی کے آخری دنوں کی بات ہے یعنی آخری عدالت سے بالکل پہلے کی بات ہے۔ اب اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ پینتیکوست کے موقع پر اس نبوت کا کچھ حصہ پایہء تکمیل کو پہنچا ہے اور باقی حصہ دنیا کے آخری وقت میں پایہء تکمیل کو پہنچے گا (عالم دین لینگ Lange)۔

اس حوالہ میں رسول نے بڑے یقین سے اس نبوت کی تکمیل کے بارے میں مستقبل کی بات کی اور یہ بھی کہ جیسے ایلیاہ کے آنے کے بارے میں کچھ حصہ پایہء تکمیل کو پہنچا اور کچھ حصہ ابھی باقی ہے ویسے ہی پینتیکوست پر روح القدس کے نزول کے وقت کچھ حصہ تکمیل کو پہنچا اور باقی دنیا کے آخر میں پایہء تکمیل کو پہنچے گا اور اس کے ساتھ ہی دنیا کی آخری عدالت کے بارے میں بھی بیان موجود ہے ’’میں ظاہر کروں گا‘‘۔۔ اور بالترتیب واقعات جو ’خون‘‘ سے متعلقہ ہونگے (مکاشفہ 8 : 7) ’’اور آگ‘‘۔۔۔ شاید گرنے والے شہاب ثاقب اور بجلیاں گرنے والے واقعات (مکاشفہ 8:10) اور ’’دھوئیں کے بادل‘‘۔۔ ایٹمی ہتھیاروں کے مہلک بخارات کے بادل۔ نبوت کے ان حصوں سے ہم پر ایک اور زبردست حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ روح القدس کا جتنا بھی تجربہ اب تک کلیسیا اور دنیا نے کیا ہے اس سے کہیں زیادہ محمودی کا تجربہ ہونا ابھی باقی ہے۔ کیونکہ یہ روح القدس نے خود ظاہر کیا ہے۔ کہ مسیحی زمانہ ’’آخری زمانہ‘‘ ہے لیکن اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اب آخری زمانے کا بھی آخری وقت چل رہا ہے اور روح القدس کی معموری کا تجربہ ہونے کا وقت بہت نزدیک آچکا ہے۔

اس زبردست نبوت میں مزید ایک جلالی حقیقت پوشیدہ ہے جس کا آغاز پینتیکوست پر ہوچکا

ہے کہ جب روح کا سیلاب دوبارہ آئے گا تو اس کے فوری بعد خدا کا دن آئے گا جو دکھوں کا نہیں بلکہ معجزات کا آغاز ہوگا، جو تباہی کا نہیں بلکہ نجات کا روز ہوگا۔ روح القدس سے وابستہ ہونے کا تجربہ انفرادی طور پر لوگ آج کر رہے ہیں۔۔۔ مگر آنے والا وقت پوری نسل کو نجات دینے والا ہوگا۔ یہ ایک ایسی زبردست کوشش ہے جس سے دنیا کو نجات دی جاسکے لیکن اس کے الٹ یعنی عدالت اور پھر جہنم ہے کیونکہ سورج تاریک ہونے میں دیر لگا رہا ہے اور چاند خون ہونے میں تاکہ دنیا کو بچانے کی آخری کوشش زبردست ہوجائے۔

''ایسا ہوگا''۔۔۔ بابرکت نبوت کی صداقت کی تصدیق کہ ''جو کوئی''۔۔ یہ فضل و رحم قبول کرے گا یعنی تمام فردِ بشر۔۔۔ یعنی جو بھی روح القدس کے وسیلے چھوا جائے گا اور ''خداوند کا نام لے گا'' یعنی یسوع کا نام جس کو پطرس نے اسی نبوت میں خداوند کہا (اعمال 36:2) ''وہ نجات پائے گا۔'' بلاشبہ اس میں کلیسیا کے اٹھائے جانے کی دعا بھی شامل ہے جس کا حکم خداوند نے خود دیا (لوقا 36:21) جس کا ثبوت خداوند کا آسمان پر صعود فرمانا تھا۔ کیونکہ پولُس نے اس آیت کا حوالہ (رومیوں 13:10) میں دیا تاکہ ہمیں سمجھ میں آئے کہ یہ بشارتی خدمت کے لئے استعمال ہونے والا حوالہ ہے یعنی انجیل کے وسیلے نجات ملتی ہے اور پینتیکوست سے اب تک دو ہزار برس ہونے والے ہیں جس میں روح القدس کے اترنے کا آخری وقت تک کا ذکر ہے یعنی پہلی برسات سے پچھلی برسات تک کا وقت کیونکہ اس کا ثبوت پطرس کے پیغام سناتے ہی روح القدس کا اترنا اور تین ہزار افراد کو بیداری کا ملنا ان کے دلوں پر چوٹ لگنا اور پھر نجات پانے کے لئے خدا کو پکارنا تھا (اعمال 41-14:2)

خداوند کے عظیم اور جلیل دن کے آنے سے پہلے

دکھ کے دن کے آنے سے پہلے نجات سب کے لئے، سب جگہ پہنچ جائے اور اس کے لئے صرف سچے دل سے نکلنے والی ایک پکار کی ضرورت ہے۔ یہ نجات ہزار سالہ بادشاہت میں نہیں کیونکہ خدا کے دن کے آنے سے پہلے یہ ہونا ضرور ہے۔ کیونکہ نجات کا کام سورج کے تاریک ہونے، چاند کے خون ہونے تک نہیں بلکہ نجات کا کام تو عدالت کی حقیقت پر جا کر ختم ہوگا۔ سورج کا تاریک ہونا یا چاند کا خون ہونا راز کی بات ہوسکتی ہے مگر نجات پانا کوئی پوشیدہ بات نہیں کیونکہ صرف ایک سچی پکار نجات کا سبب بن سکتی ہے جو ہمیں تباہی کے آنے سے پہلے، اپنے اعمال پر بھروسہ کرنے سے پہلے، گناہ سے آزاد کر کے شرمندگی اور موت اور آنے والی تباہی اور ہلاکت سے پہلے نجات دلوا سکتی ہے وہ بھی صرف ایک سچی پکار کے وسیلے۔

===×===

===×===

روح القدس کا معجزانہ طور پر دوبار نیچے آنا

خدا جس نے یسعیاہ کے وسیلے خود فرمایا،'' کیونکہ میں پیاسی زمین پر پانی انڈیلوں گا۔۔۔ اور اپنی روح تیری اولاد پر نازل کروں گا'' (یسعیاہ3:44) اس نے فطرت کے وسیلے اپنے فضل کا اظہار کیا اور خاص فضل کے تحت روح القدس کے اترنے اور شدید بہاؤ کے متعلق بھی بیان کر دیا تھا۔ اس کے لئے خداوند یسوع نے فرمایا: ”جو مجھ پر ایمان لائے گا اس کے اندر سے جیسا کہ کتابِ مقدس میں آیا ہے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔ اس نے یہ بات روح کی بابت کہی ---”کیونکہ روح اب تک نازل نہ ہوا تھا۔“ (یوحنا7:38-39) اور یہی روح پنتیکوست پر اترا تھا۔ کیونکہ یوایل نبی نے لکھا ہے؛ ”کیونکہ وہ تم کو پہلی برسات اعتدال سے بخشے گا وہی تمہارے لئے بارش یعنی پہلی اور پچھلی برسات بروقت بھیجے گا۔“ اور خدا نے مزید کہا، ”میں ہر فردِ بشر پر اپنی روح نازل کروں گا“ (یوایل2:23-28)

ملکِ اسرائیل اور فلسطین میں کٹائی سے پہلے اور بعد میں دوبار بارش ہوتی ہے کیونکہ خدا نے اپنے فضل اور فطرت کے درمیان بہت خوبصورت مماثلت رکھی ہے۔ '' وہ تم کو پہلی برسات اعتدال سے بخشے گا''۔۔۔ اعتدال سے یعنی ضرورت کے موافق اور کیا آپ جانتے ہیں کہ یہودیوں نے پنتیکوست کے لئے ایک خاص نام رکھا ہوا ہے اور وہ ہے تھوڑا تھوڑا (ہلکی پھلکی) کیونکہ ایک زبردست، تند اور طاقتور پنتیکوست کا آنا ابھی باقی ہے۔ '' وہی تمہارے لئے بارش یعنی پہلی اور پچھلی برسات بروقت بھیجے گا'' (یوایل23:2) بروقت یعنی کٹائی کے وقت۔۔۔ اپریل میں، دوسری اور پچھلی برسات خزاں کے موسم میں یعنی اکتوبر میں ہوتی ہے تاکہ زمین کو نرم کیا جاسکے۔ اور اس میں بیج ڈالا جاسکے پہلی بارش یعنی اپریل میں جو مکئی کی فصل پکنے میں مدد دیتی ہے اور دوسری بارش فصل کے پکنے سے ذرا پہلے ہوتی ہے۔ یہ بہترین مطابقت ہے جس میں بیج بویا جاتا اور کٹائی کے درمیانی وقفے میں پودے بڑھتے اور پھلتے پھولتے ہیں۔ آسمان دونوں مواقع پر خاص مداخلت ظاہر کرتا ہے یعنی بیج بونے میں مدد اور بیج کے پھلنے پھولنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ ”میں تمہارے ملک پر وقت پر بارش برساؤں گا پہلی اور پچھلی برسات“ (استثنا14:11)۔ آپ جان گئے ہوں گے کہ دوسری برسات خداوند یسوع کی آمدِ ثانی کو بھی بیان کر رہی ہے۔ ”دو دن میں وہ ہم کو حیاتِ تازہ بخشے گا اور تیسرے دن اٹھا کھڑا کرے گا۔“ بہت سے یہودی ربیّ اس آیت کی یوں بھی تفسیر کرتے ہیں کہ 2ہزار برس کی روحانی موت کے بعد اسرائیل کے لئے تیسرا ہزار سالہ دور زندگی بخش ہوگا۔ کیونکہ مزید یہ فرمایا گیا ہے کہ ''ہم اس کے حضور زندگی بسر کریں گے؛

اس کا ظہور صبح کی مانند یقینی ہے،' یعنی دن کے نکلنے کی مانند ہے یعنی ''صبح کا ستارہ'' ''وہ ہمارے پاس برسات کی مانند یعنی آخری برسات کی مانند جو زمین کو سیراب کرتی ہے آئے گا۔'' (ہوسیع 3-2:6)

خدا کے غضب کے آنے سے پہلے

یہ بات واضح ہوگئی کہ روح القدس کی آخری برسات میں اسرائیل کا بہت بڑا کردار ہوگا۔ اس کے لئے پطرس رسول نے با آواز بلند پکارا کہ " توبہ کرو اور جوع لاؤ تا کہ تمہاری گناہ مٹائے جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں "(اعمال 19:3) یسعیاہ نے بھی کہا، ''میرے لوگوں کی سرزمین میں کانٹے اور جھاڑیاں ہوں گی۔ تاوقتیکہ عالم بالا سے ہم پر روح نازل نہ ہو'' (یسعیاہ 15-13:32)، بنی اسرائیل قوم کے اپنے ملک میں بحال ہوجانے کے بعد کے بارے میں خدا نے فرمایا، ''میں پھر کبھی ان سے منہ نہ چھپاؤں گا کیونکہ میں نے اپنی روح بنی اسرائیل پر نازل کی ہے خداوند خدا فرماتا ہے'' (حزقی ایل 29:39) لیکن اس زبردست اور بہترین فائدے کو یوایل کے ذریعے پوری دنیا کے واسطے مہیا کر دیا گیا ہے۔ "ہر فرد بشر پر روح نازل کروں گا" (یوایل 28:2) ''جیسے پچھلی برسات جو سیراب کرتی ہے''۔۔۔ صرف بنی اسرائیل کو ہی نہیں بلکہ ''پوری زمین'' (ہوسیع 3:6) خدا کی سات روحیں بھی ''تمام روی زمین پر بھیجی گئیں'' (مکاشفہ 6:5) اب یعقوب رسول اس کا اطلاق کلیسیا پر بھی کرتا ہے کہ، "دیکھو کسان زمین کی قیمتی پیداوار کے انتظار میں پہلے اور پچھلے مینہ کے برسنے تک صبر کرتا رہتا ہے۔ تم بھی صبر کرو اور اپنے دلوں کو مضبوط رکھو کیونکہ خداوند کی آمد قریب ہے" (یعقوب 8-7:5) گندم کی فصل کو تمام صحائف میں کلیسیا سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کیونکہ تمام بیج خداوند کی پہلی اور دوسری آمد کے درمیانی عرصہ میں بویا گیا ہے کیونکہ مسیح ہی بیج بونے والا (متی 37:13) اور کٹائی کرنے والا ہے (مکاشفہ 14:14) گندم کی فصل کو پکنے کے لئے دوسری برسات کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے یہ خداوند کے طوفان قہر کے آنے سے پہلے ''آئے'' گی (اعمال 20-17:2) یہ ہزار سالہ بادشاہت سے پہلے بلکہ بڑی مصیبت سے بھی پہلے ہوگا۔ جیسے کلوری اور کلیسیاء کی ایذارسانی کے دوران پینتیکوست ہوا تھا اسی طرح بڑی مصیبت سے پہلے ہوگا (مکاشفہ 15:14) اس دوران روح القدس کی برسات ہوگی تا کہ آسمان کے لئے فصل پک سکے۔

روح القدس کی برسات ۔۔۔۔ طوفان کے روز سیلاب: اب ہم ایک زبردست اور سنہرے حکم کی طرف بڑھ رہے ہیں جس پر ہمیں دل لگا کر عمل کرنا چاہیے کہ ''پچھلی برسات کی بارش کے لئے خداوند سے دعا کرو'' (زکریاہ 1:10) جیسے جیسے وہ دن نزدیک آرہا ہے دعا

کرنا شروع کریں کیونکہ مسیح کی آمدِ ثانی کے لیے ہمیں یہ دعا ضرور کرنا ہے! کیونکہ یہ دعا ثابت کرتی ہے کہ یہ جسمانی بارش کی نہیں بلکہ روحانی بارش کی بات ہے۔ پہلی روحانی برسات تقریباً دو ہزار برس پہلے ہوئی اور اب دوسری برسات کی سخت ضرورت ہے تاکہ حتمی پینٹیکوسٹ ہو سکے۔ ''خداوند سے دعا کریں جو بجلی چمکاتا ہے'' تاکہ روحانی برسات ہو جو روحانی سیلاب لے آئے'' وہ بارش بھیجے گا کیونکہ ترافیم نے بطالت کی باتیں کہی ہیں اور غیب بینوں نے بطالت دیکھی اور جھوٹے خواب بیان کئے ہیں میرا غضب چرواہوں پر بھڑکا ہے'' (زکریاہ 30-1:10)۔ آخری برسات سے پہلے ریاکاری اور بدعت عروج پر ہوگی اور اس کے کالے بادل دنیا پر چھائے ہوئے ہوں گے تو پھر دعا کی اشد ضرورت ہے اور یہ دعا ہمارے لبوں پر ہمیشہ ہو "جب ان کی زبان پیاس سے خشک ہو گی میں ننگے ٹیلوں پر نہریں اور وادیوں میں چشمے کھولوں گا۔"
(یسعیاہ 18-17:41)

* * *

دعا جو بارش برسا دے

دعا ناممکنات کو ممکن کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ہوا اور بارش انسان کے بس میں نہیں ہیں اور یہ دونوں ہی خدا کے روح کی علامات ہیں۔ ایک نئے سرے سے پیدا کرنے کے لئے اور دوسری بیداری کی قوت ہے۔ انسان اپنی بھرپور قوت اور تمام تر صلاحیتوں کے باوجود بارش نہیں برسا سکتا لیکن ''دعا ایسا کر سکتی ہے۔ برسانے کے لئے دعا مدد کرے گی تو پھر دعا ضرور کرنا چاہیے۔ دعا کرو تاکہ وہ بارش برسائے کیونکہ اس کی نظرِ عنایت آخری برسات کے بادل کی مانند ہے'' (امثال 15:16) جیسے الپائن کے پہاڑوں پر جمی ہوئی برف جو کسی کے ایک لفظ بولنے سے بھی نیچے لڑھکنا شروع ہو جاتی ہے جو بہت بڑے طوفان کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اسی طرح ہماری دعا جو خدا کے لوگوں کے دلوں سے نکلے گی وہ دنیا کو آخری مگر سب سے بڑی برکت دینے والی ہے جو سفید تخت سے جاری ہوگی'' (لوقا 8-7:18)

اس ساری صورتحال میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خداوند کا روح دنیا میں بیداری کے لئے سب کو دعا کرنے کو بلا رہا ہے تاکہ عالمگیر بشارت کا کام ہو اور خداوند کی آمد جلد ہو۔ مسیحی دنیا کو جھوٹے استادوں نے گمراہ کر رکھا ہے اس لئے جتنے بھی سچے مبشر، پاسبان اور رسول دنیا میں موجود ہیں اگر وہ خاکساری کرتے ہوئے شفاعت کرنا شروع کر دیں تو ان کی پاکیزہ دعائیں دنیا کو ہلا کر رکھ دیں گی۔ کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ ہم روح القدس کی دوسری برسات کے انتہائی نزدیک ہوتے جا رہے ہیں۔ دنیا کے حالات بتا رہے ہیں کہ دنیا کی عدالت نزدیک ہے اس لئے خدائے پاک روح کوئی زبردست کام کرنے والا ہے۔ اس لئے جب دنیا میں دعا گو مسیحی عالمگیر بیداری، عالمگیر بشارت اور خداوند کی آمدِ ثانی کے لئے مل کر دعا کریں گے تو پھر خدا کی مرضی کے مطابق دعا کر رہے ہونگے اور پھر خدا ضرور کام کرے گا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ہم دنیا کو یعنی سب کو

برکت دلوانا چاہ رہے ہیں جو خدا کی عین مرضی ہے کیونکہ یہ برکت عظیم سفید تخت سے نکلے گی لیکن یہ کب ہوگا؟ اس وقت ہوگا جب دم توڑتی کلیسیا جس میں نگہبانی ختم ہونے کے قریب ہوگی۔ جو اپنے ماضی کی شہرت کے باعث چل رہی ہے جس کا چراغ بجھنے کے قریب ہوگا اس کے دور میں ایسا ہوگا کہ خدائے ثالوث کا ایک اقنوم ''پوری زمین پر بھیجا جائے گا'' (مکاشفہ 6:5:1:3)

ہمارے لئے وفاداری، دعا اور آسمان پر جانے کی تصویر: ایلیاہ

ایلیاہ کی خدمت کے دوران معجزات، ہمارے لئے بے معنی اور بے وقعت نہیں بلکہ اس اخیر زمانہ میں ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ہم جس طرح کی گمراہی کے دور سے گزر رہے ہیں ویسے ہی ایلیاہ بھی گزرا تھا مگر اکیلا۔ جیسے ہم جانتے ہیں ویسے ہی آتشی رتھ میں سوار ہوکر ایلیاہ اٹھالیا گیا تھا لیکن یاد رکھیں اس نے آسمان پر جانے سے پہلے آسمانی برسات کی دعا کی تھی۔

کرمل کے پہاڑ پر ایلیاہ کی دعا کے باعث بارش ہوگئی کیونکہ خداوند نے فرمایا تھا، ''میں زمین پر بارش بھیجوں گا'' (ا۔سلاطین 1:18) اب ہمارے لئے یہ ایک زبردست چیلنج ہے کیونکہ ہمیں بھی یہ کہا گیا ہے ''میں ہر فردِ بشر پر اپنی روح نازل کروں گا'' (اعمال 17:2)

جیسے ہمیں دنیا میں دعا کرتے ہوئے ''کچھ نظر نہیں آرہا'' ویسے ہی ایلیاہ کے خادم کو بھی کچھ نظر نہیں آرہا تھا جب اس نے اسے کہا کہ ''آپ اوپر جا اور دیکھ'' تو اس نے آکر جواب دیا ''کچھ نہیں' آسمان پیتل اور زمین سیاہ بنی پڑی تھی۔ کرمل پر لمبا انتظار تھا اسی طرح رسولوں کو کم از کم نو دن دعا کرنا پڑی مگر انہیں کوئی جواب نہ ملا آخر دسویں دن انہیں جواب مل گیا کیونکہ لاکھوں لوگ روحانی موت کا شکار تھے۔ آج کروڑوں لوگ روحانی موت مر رہے ہیں اور ہمیں تو ایلیاہ کے وسیلے پہلے ہی بتا دیا گیا ہے کیونکہ خداوند خدا نے ایلیاہ کے وسیلے اخی اب بادشاہ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ''آواز سنائی دیتی ہے۔۔ شور سنائی دیتا ہے۔۔۔ موسلا دھار بارش کی آواز؛'' (ا۔سلاطین 41:18)۔ اس نے طوفان کی آمد سے پہلے ہوا کی آواز کو سنا ہوگا۔ اسی طرح زمین پر بیداری آنے سے پہلے آسمان میں وہ بیداری موجود ہوتی ہے۔ اس لئے ایلیاہ نے دعا کرنے میں ہمت نہ ہاری جب تک کہ بارش نہ ہوئی۔

ایلیاہ کی خود انکاری اور علیحدگی

اس بات کو یقینی بنا لینا چاہیے کہ روح القدس نے ایلیاہ کو ہمارے لئے دعا کی بہترین تصویر بنا کر پیش کیا ہے بلکہ کرمل کے پہاڑ پر اس کے دعا کرنے کو ہمارے لئے دنیا کی موجودہ صورتحال کے طور پر پیش کیا ہے تا کہ ہم خدا کی عظیم اور بہترین برکات حاصل کر سکیں اور دنیا کو ان میں شامل کر سکیں۔ ایمان کے تمام عبرانی سورماؤں میں سے صرف ایلیاہ کو یعقوب نے چنا کہ اس کا ڈر، جلد بازی، قوتِ ایمانی اور خدا پر بھروسہ ہمیں سکھانے کے لئے ہے تا کہ ہم جانیں کہ وہ ''ہمارا ہم طبیعت انسان تھا'' (یعقوب 17:5) صرف بارش کے لئے اس کی دعا کو تحریر کیا گیا ہے تا کہ کلیسیا

جان سکے کہ ہم دنیا کی نجات کے لئے آخری بارش کے ہونے تک ہمت نہ ہاریں بلکہ دعا میں مشغول رہیں۔

خدا کے وعدے دعا کے لئے حوصلہ دیتے ہیں

وہ زمین پر بیٹھا گھٹنوں میں سر دبایا اور ''دعا پر دعا کی'' (یعقوب17:5) اس نے بڑی حلیمی، جوش اور شدت سے دعا کی جو مکمل خود انکاری اور پوشیدگی میں کی گئی دعا تھی۔ سات بار اس نے دعا کی مگر اپنے خادم کو اس دعا میں شامل نہیں کیا کیونکہ وہ علیحدگی میں دعا کر رہا تھا۔ لیکن کیوں؟ کیونکہ وہ بارش کے لئے دعا نہیں کر رہا تھا بلکہ بارش کے متعلق خدا کے وعدے کے پورے ہونے کی دعا کر رہا تھا۔ کیونکہ خدا ایسے افراد یا فردِ واحد کا انتظار کرتا ہے جو دعا کے وسیلے اس کے وعدے میں شریک ہو سکیں۔

اس لئے ہر ایک جو ایلیاہ کا سا دل رکھتا ہے اس کے لئے یہ حکم ہے کہ خداوند سے ہر وقت آخری برسات کے لے دعا کرو۔ (زکریاہ 1:10) اپنی زمین کو نرم کرو کیونکہ خداوند کے طلبگار ہونے کا وقت ہے تا کہ خداوند آئے اور راستی کو تم پر برسائے (ہوسیع 12:10) اگر بادل آنے سے انکار کرے، اور آسمان پیتل کا بن جائے تو بھی خدا کا وعدہ ساتویں بار فریاد کرنے پر سب کچھ پورا کرے گا۔

مسٹر ولیم آرتھر اس کے متعلق یہ کہتے ہیں، ''ہمیں کسی بھی بات کے لئے دعا کرتے ہوئے یقین رکھنا چاہیے اور اگر ماضی میں ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں تو پھر وہ بغیر ایمان کے کی گئی دعائیں ہیں اور دوسری بات یہ کہ اگر دعا اب تک قبول نہیں ہوئی تو پھر جان لیجئے کہ وہ قبول ہونے کے بالکل نزدیک آ چکی ہے۔ کیونکہ ہمارے خداوند کی ہر مثال یہی سکھاتی ہے کہ اگر ہم بار بار دعا کرتے اور ماضی کی دعاؤں سے حوصلہ نہیں پا رہے تو پھر ہماری دعائیں ضائع جا رہی ہیں (لُوقا8-1:18:3-1:11) اور اگر ہم حوصلہ پا رہے ہیں تو پھر ہم سنہرے جواب تک پہنچیں گے۔'' پھر ایسا ہوا کہ اس نے ساتویں مرتبہ اس سے کہا کہ دیکھ سمندر سے ایک بادل اٹھ رہا ہے آدمی کے ہاتھ کے برابر اور تھوڑی ہی دیر میں وہ بڑھتا گیا'' یعنی ہمارے لئے جو مہیا کیا گیا ہے وہ لگتا تو تھوڑا ہے مگر وہ بڑھتا جائے گا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ "آسمان بادلوں سے سیاہ ہو گیا اور ہوا کے ساتھ بارش بھی موسلادھار ہونے لگی" آپ کو یاد ہوگا کہ ہمارے خداوند یسوع نے بھی لوگوں کو ان کی ریاکاری پر جھڑکا اور کہا کہ ''جب تم مغرب سے بادل اٹھتے دیکھتے ہو تو کہتے ہو کہ بارش ہوگی تو بارش ہوتی ہے'' (لوقا 54:12)

جناب کرنل کونڈر لکھتے ہیں، ''چھوٹا سا بادل آدمی کے ہاتھ کے برابر تھا جو بڑھ کر طوفانی بادلوں کا روپ لے لیتا ہے جو پہاڑوں پر پھیل جاتا ہے اور طوفان انتہائی تیزی سے امڈ آیا، گرجیں ہوئیں اور بجلیاں کڑکیں اور موسلادھا بارش ہوئی۔''

ایلیاہ کی دعا سے آسمان سے بارش برسی (یعقوب18:5) اس نے سات بار دعا کی تو سات گنا بارش ہوئی یعنی ایلیاہ کی دعا بادلوں کو برسنے کے لئے اکٹھا کر رہی تھی اور اس کے لئے ہفتوں مہینوں پہلے ہی سورج اور ہوا نے سمندروں، دریاؤں، جھیلوں سے ڈھیروں بخارات اکٹھے کئے ہونگے تا کہ پیاسی زمین سیراب ہو سکے۔

آج بھی دنیا پیاسی ہے اور روحانی پیاس سے مر رہی ہے

اور دیر بھی ہو رہی ہے جب دعا ہوگی تو بادل پھٹ پڑیں گے تا کہ بارش برسا سکیں اس لئے آیئے! ہم بھی روح القدس کی عظیم برسات کے لئے دعا کریں۔ ہم تھوڑی سی بارش کے لئے نہیں بلکہ روح القدس کی بہت بڑی بارش جو موسلا دھار بارش ہو اس کے لئے دعا کریں جو خداوند کی آمدِ ثانی کے ساتھ ہی آئے۔

شیطانی دھوکے کو جانچنا اور چیلنج قبول کرنا

روح القدس کی یہ برسات بہت سے عجائبات کے ساتھ وابستہ ہے، ''میں عجیب نشان دکھاؤں گا سورج کا تاریک ہونا، چاند کا خون ہونا، زبانیں اور نبوتیں نجات کے لئے جو خداوند کا نام لے گا وہ نجات پائے گا، تاریخ اٹھا کر دیکھیں خدا کی طرف سے بیداری کی بہت سی تحریکیں آئیں لیکن شیطان بھی ان کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے ہمیں بہت ہوشیار ہونا پڑے گا۔ اور چیلنج کو قبول کرتے ہوئے شیطان کی دغابازی کا پردہ فاش کرنا ہوگا۔ یوایل کی نبوت کے پایۂ تکمیل کے لئے ہمیں دعا کی بے حد ضرورت ہے جس میں (ا۔ کرنتھیوں 12-8:12) کی نو نعمتوں کا ظہور بھی ہوگا۔ جب دنیا آخری تاریکی میں گھری ہوگی تو پھر ہمیں آخری دعا پر زور دینے کی بے پناہ ضرورت ہے یعنی شدید جانفشانی سے دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسے پہلی برسات کا کسی نبی کو علم نہیں تھا ویسے ہی ہم صرف دعا کریں تا کہ پچھلی برسات ہو کیونکہ وقتوں، میعادوں کا جاننا ہمارے کام نہیں اور اس کے لئے مسیح کا روح ہمیں توفیق دیتا ہے کہ ہم دعا کریں (ا۔ پطرس 11:1) پہلی برسات پینتیکوست کے دن پورے ہونے پر ہوئی، '' یہ انتہائی اہم نکتہ ہے کہ فسح کے برے کی قربانی 14 نِسان کو ہوتی ہے پھر تین دن تین راتیں خاص سبت کے بعد (احبار 23:10-11) جب پہلے پولے نذر گزرانے گئے تب مسیح خداوند جی اٹھا تھا پھر خاص وقت ''پچاس دن'' کے وقفے کے بعد پینتیکوست یعنی پچاس دن کے بعد پہلے پھلوں کے دو ٹوکرے (احبار 17:23) پیش کیے جاتے تھے اور پھر بقیہ فصل کی کٹائی کچھ دن یا کچھ ہفتوں بعد ہوتی تھی۔ پہلی برسات پہلے پھل نذر کرنے کے وقت ہوئی: تو پھر دوسری بار کلیسیا کے اٹھائے جانے کے قریب قریب برسات ہوگی۔ اس کے لئے آپ کو دعا کرنا ہوگی۔ کیا آپ دعا کرنا شروع کریں گے؟ خدا آپ سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ہم دعا کے ذریعہ بیداری لا سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسا کرنے میں ناکام ہوتے ہیں تو ہمارا خدا کے سامنے بیداری معرض وجود میں نہ آنے کے بارے میں کیا عذر ہوگا؟ مسٹر ڈبلیو۔ جی۔ بینڈٹ اپنی تحریر میں لکھتے ہیں مجھے ایسے لگتا ہے کہ خدا کے انسان کو بچانے کے الٰہی منصوبے میں شفاعت کرنے کی خدمت بھی شامل ہے۔ اور میں مودبانہ گزارش کرتا ہوں کہ روحانی لوگ خدا کے جواب کا انتظار اور پورے طور پر شفاعت کرنے پر انحصار کرتے رہیں۔

جب ہمارے خداوند نے کلیسیا کی فصل پر نگاہ دوڑائی تو اسے مزدوروں کی کمی محسوس ہوئی جسے اس نے دعا مانگنے کے وسیلہ سے پوری کرنے کو کہا (لوقا 2:10) مسیح یسوع کی مغلوبیت سے قبل آخری فتح کے موقعہ پر اسکے شاگرد اس سوچ اور خیال کے ساتھ اسکے چوگرد جمع تھے کہ اس کی کلیسیا کے مستقبل کا انحصار دعا اور پاک روح کے نزول پر ہے۔